عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۴۰ | ۲۵ ربیع الثانی تا ۲ جمادی الاول ۱۴۴۳ھ مطابق یکم تا ۷ دسمبر ۲۰۲۱ء | شمارہ: ۴۵

جاوید غامدی کے عقائد ونظریات

کل کراچی بین المدارس تقریری مسابقہ

دستور کی عملداری اور وفاداری

چند سوالات

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

انعامی بانڈز کی رقم

س:......انعامی بانڈز کا انعام وصول کرنا شرعاً کیسا ہے؟ انعام وصول کرنے کے بعد اس رقم کو گھر کے خرچ میں استعمال کیا، اس رقم سے زکوٰۃ ادا کی گئی، اس بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا وہ زکوٰۃ ادا ہوئی یا نہیں؟

ج:......انعامی بانڈز پر جو رقم بطور انعام دی جاتی ہے، اس کا حکم سود اور جوئے کا ہے۔ لہٰذا اس کا لینا جائز نہیں ہے اور اگر کسی نے یہ رقم غلطی سے یا جان بوجھ کر لے لی ہو تو وہ توبہ و استغفار کرے اور بلانیتِ ثواب اس رقم کو صدقہ کر دے، کیونکہ اس رقم کو بلانیت ثواب صدقہ کرنا واجب ہے۔ اس حرام رقم کو نہ حلال آمدنی کی زکوٰۃ پر خرچ کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی کسی نیک کام میں اور نہ ہی ذاتی استعمال میں لانا جائز ہے، لہٰذا اس حرام رقم سے جو زکوٰۃ ادا کی گئی ہے وہ ادا نہیں ہوئی دوبارہ حلال آمدنی کی رقم سے زکوٰۃ دینا ضروری ہے، اسی طرح جس قدر رقم گھر کے اخراجات میں استعمال کی گئی ہو اتنی رقم حلال آمدنی سے صدقہ کرنا واجب ہے۔

ایصالِ ثواب

س:......کسی نفلی عبادت کے ذریعے میت کو ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے؟

ج:......کوئی بھی نیک کام مثلاً نوافل، تلاوتِ قرآن کریم، ذکر و اذکار، صدقہ، خیرات، نفلی قربانی، نفلی حج و عمرہ وغیرہ کرکے اس کا ثواب میت کو بخشا جاسکتا ہے۔ البتہ کسی خاص وقت یا دن کو اپنی طرف سے متعین کرنا بدعت ہے، مثلاً جمعرات کے دن، تیجہ، دسواں، چالیسواں، گیارہویں وغیرہ۔ اس سے احتراز لازم ہے۔

پختہ قبر بنانا خلافِ سنت ہے

س:......کیا قبر کو پکی بنوانا منع ہے؟ اگر کسی نے قبر پکی بنوادی ہو تو کیا اس کو درست کرنا چاہئے یا نہیں؟

ج:......قبر کو پختہ بنانا سنت کے خلاف ہے، اس لئے اگر کسی نے قبر کو پختہ بنالیا ہو تو بھی یہ لازم ہے کہ اس کی ہیئت کو سنت کے مطابق بنایا جائے اور اس کی پختگی کو ختم کردیا جائے۔ اگر قبر کسی ایسی جگہ بنائی جائے جو ریتلی مٹی ہو اور قبر ٹھہرتی نہ ہو تو بقدرِ ضرورت اندر سے پختہ کرنے کی گنجائش ہے اوپر سے پختہ کرنا پھر بھی جائز نہیں۔

والدین کا اپنی اولاد کو زکوٰۃ دینا درست نہیں

س:......ایک شخص کی بیٹی شادی شدہ ہے، اس کے بچے بھی ہیں اور وہ ضرورت مند ہے، کیا والدین اس کو زکوٰۃ کی مد میں کچھ رقم دے سکتے ہیں یا نہیں؟

ج:......والدین اپنی اولاد کو اور اولاد اپنے والدین کو زکوٰۃ کی رقم نہیں دے سکتے۔ اسی طرح میاں بیوی بھی اپنی زکوٰۃ ایک دوسرے کو نہیں دے سکتے۔ اس کے علاوہ دوسرے رشتہ داروں کو دے سکتے ہیں، جیسے: بھائی، بہن ایک دوسرے کو اگر وہ مستحق ہوں تو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ اسی طرح بہو اور داماد کو بھی اگر وہ مستحق ہوں تو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلسِ ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۴۰ ۲۵ ربیع الثانی تا ۲ جمادی الاول ۱۴۴۳ھ مطابق یکم تا ۷ دسمبر ۲۰۲۱ء شمارہ: ۴۵

سرپرست

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

محسنِ ملت، محسنِ پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خانؒ	۴	محمد اعجاز مصطفی
دستور کی عملداری اور وفاداری، چند سوالات	۹	مولانا زاہد الراشدی مدظلہ
کل کراچی بین المدارس تقریری مسابقہ	۱۱	مولانا محمد شعیب کمال
جاوید احمد غامدی کے عقائد و نظریات…	۱۷	مولانا محمد اعجاز مصطفی
شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ…	۲۲	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
مولانا شجاع آبادی کے دعوتی و تبلیغی اسفار	۲۳	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

محسن ملت، محسنِ پاکستان

ڈاکٹر عبدالقدیر خانؒ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمدللّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

’’ہیرو کبھی نہیں مرتے اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان صاحبؒ نے پاکستان کی جو خدمت کی ہے، اس پر ہم ان کے احسان مند ہیں۔‘‘

یہ الفاظ ہیں جسٹس لاہور ہائی کورٹ جناب محمد اختر شبیر صاحب کے جو ۸/ اکتوبر ۲۰۰۶ء روزنامہ پاکستان لاہور میں ایک مقدمہ کی سماعت کے دوران رپورٹ ہوئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ: ’’ہیرو کبھی مرا نہیں کرتے، یہ بھی زندہ رہیں گے اور انہیں عدالتوں کی ضرورت نہیں۔‘‘

ہمارے ملک عزیز پاکستان کا ایک عظیم المیہ ہے کہ جس نے بھی پاکستان کی سلامتی، پاکستان کے استحکام اور پاکستان کو خودمختار بنانے کے لئے کوئی قدم آگے بڑھایا تو اسے نا صرف یہ کہ حقیر اور بے وقعت بنانے کے منصوبے بنائے گئے، بلکہ بعضوں کو تو اس دنیا سے ہی چلتا کر دیا گیا۔ تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں۔ انہیں میں سے ایک کردار، محسنِ ملت، محسنِ پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان صاحبؒ کا بھی آتا ہے، جنہوں نے دنیا بھر کی آسائشوں کو لات مار کر ہمہ وقت اور ہمہ تن مصروف ہو کر پاکستان کو دنیا بھر میں ایک بلند مقام دلوانے کی کوشش کی اور پاکستان کو ایک ایٹمی قوت بنا کر دم لیا۔ ایک طرف انڈیا کی حکومت ہے کہ جس نے اپنے ایٹمی بم کے خالق ڈاکٹر ابوالکلام کو نہ صرف یہ کہ ان کے شایانِ شان پروٹوکول دیا، بلکہ اس کارنامہ کے انعام کے طور پر اپنے ملک کا صدر بھی بنا دیا اور ایک ہماری حکومتیں ہیں کہ انہوں نے ڈاکٹر عبدالقدیر خان صاحب کو ان کی شایانِ شان پروٹوکول دینے کی بجائے ان پر الزامات لگا کر پاکستانی عوام اور دنیا بھر کے سامنے معافی مانگنے پر مجبور کیا، بلکہ ان کی زندگی کے کئی قیمتی سال نظر بندی کی نذر کر دیئے اور ان کی بیماری کے دنوں میں بھی ان کی طرف کوئی توجہ نہ کی گئی۔ کیا کہا جائے کہ ہم اپنے اس ہیرو کے قدردان ہیں، یا ناقدر شناس! بہرحال وہ آخری دم تک پاکستان کی عزت و آبرو کے محافظ رہے اور اسی آس اور امید میں وہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ ان کی رحلت پر نہ صرف پاکستانی قوم سوگوار ہے، بلکہ پورا عالم ان کی جدائی پر غمزدہ ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین ان کی خدمات پر خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اس پر ایک واقعہ یاد آیا۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان صاحب نے اس بات کو کئی مرتبہ دہرایا کہ: ’’ہم بھوپالیوں کو دو چیزوں پر فخر ہے: ایک تو یہ کہ ہمارے یہاں آج تک کوئی غدار پیدا نہیں ہوا، اور (دوسرے) ہمیں اِس پر بھی فخر ہے کہ ہمارے یہاں آج تک کوئی قادیانی پیدا

نہیں ہوا۔‘‘

ان کے کچھ حالات زندگی محترم جناب مولانا عمادالدین عندلیب، اسلامک ریسرچ اسکالر’’الندوہ لائبریری اسلام آباد‘‘ نے قلم بند کئے ہیں۔ کسی قدر حک واضافہ کے بعد افادۂ عام کے لئے انہیں یہاں نقل کیا جاتا ہے:

’’ڈاکٹر صاحب یکم اپریل ۱۹۳۶ء کو ہندوستان کی مشہور ریاست’’بھوپال‘‘ میں عبدالغفور خان (ہیڈ ماسٹر سپرنٹنڈنٹ آف اسکولز) کے ہاں پیدا ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب نے ۱۹۴۸ء میں پرائمری کی تعلیم گنوری (Ginnori) بھوپال میں حاصل کی۔

۱۹۵۰ء میں جہانگیریہ مڈل اسکول بھوپال سے مڈل کیا۔ ۱۹۵۲ء میں حمیدیہ ہائی اسکول بھوپال سے میٹرک کیا، اور پھر میٹرک کے فوراً بعد ۱۹۵۲ء ہی میں پاکستان کی طرف ہجرت کی۔ ۱۹۶۰ء میں ڈی جے کالج کراچی (karachicollegemaljethDayaram) سے بی ایس سی کیا۔ ۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۱ء تک کراچی کے محکمہ وزارتِ پیمانہ جات (پیمائش واوزان) میں ملازمت اختیار کی۔ ۱۹۶۲ء تا ۱۹۶۳ء برلن مغربی جرمنی ٹیکنیکل یونیورسٹی سے میٹالرجیکل کا ڈپلومہ کیا، جہاں سے اسکالرشپ ملی اور وہیں رہنے لگے۔ اور اس دوران ہی ’’برلن‘‘ سے روزنامہ جنگ کے لئے’’مکتوبِ برلن‘‘ کے عنوان سے ڈائری لکھی۔

۱۹۶۴ء میں ہیگ (ہالینڈ) میں ہینی خان (rinaHende) نامی ایک خاتون سے شادی کی۔ نکاح جمال الدین حسن (فرسٹ سیکرٹری پاکستانی سفارت خانہ ہیگ) نے پڑھایا۔ منجملہ گواہانِ نکاح کے ایک نام قدرت اللہ شہاب (سفیرِ پاکستان ہالینڈ) کا بھی ہے۔ ۱۹۶۷ء میں فزیکل میٹالرجی ٹیکنیکل یونیورسٹی ڈیلفٹ (Daelfet) ہالینڈ سے ایم ایس سی کیا۔ اسی سال پاکستان واپس آ کر اسٹیل ملز کراچی میں ملازمت حاصل کرنے کی کوشش کی، لیکن کامیابی نہ ملی تو مجبوراً دوبارہ ہالینڈ چلے گئے۔

اسی دوران برطانیہ، ہالینڈ اور بیلجیم نے مشترکہ طور پر ایک’’ڈچ کمپنی‘‘ وی، ایم، ایف کو یورینیم کی افزودگی کے لئے’’سینٹری فیوج‘‘ بنانے کا ٹھیکہ دیا، اِس فرم نے ایف، ڈی، او (فزیکل ڈائنا میکل ریسرچ لیبارٹری) کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا اور’’الميلو‘‘ کے مقام پر پراجیکٹ شروع کیا۔ اپریل ۱۹۷۲ء تا ۱۹۷۶ء کو نیدرلینڈ (ہالینڈ)’’الميلو‘‘ کے’’ایف، ڈی، او‘‘ یورینیم انرچمنٹ پلانٹ میں ملازمت اختیار کی۔’’الميلو‘‘ میں’’ڈچ بیلجیم، اور انگریز سائنس دان مل کر کام کرتے تھے، ان کی دستاویزات ان کی مادری زبانوں میں تھیں، ان کے ترجمہ کے لئے ان زبانوں کو سمجھنے والے کسی شخص کی ضرورت پڑی تو یہ ضرورت ڈاکٹر صاحب کو سونپ دی گئی، جہاں انہیں انتہائی حساس اور اہم پروجیکٹ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ 1972ء میں انہوں نے Leuven یونیورسٹی بیلجیم سے پی ایچ ڈی کی۔

۱۹۷۴ء میں وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو سے رابطہ قائم ہوا اور مئی ۱۹۷۶ء میں باقاعدہ پاکستان میں کام کا آغاز کیا۔ ۱۹۷۶ء کو جب بھارت نے ایٹمی دھماکہ کیا تو ڈاکٹر صاحب کے دل میں اپنے دیس کو’’ایٹمی قوت‘‘ بنانے کی خواہش پیدا ہوئی، اس کی تکمیل کے لئے وہ مئی ۱۹۷۶ء کو پاکستان آئے اور ۱۳؍ جولائی ۱۹۷۶ء کو انجینئرنگ ریسرچ لیبارٹریز (E.R.L) قائم ہوئی۔ ۱۳؍ جولائی ۱۹۷۶ء تا ۱۳؍ اکتوبر ۱۹۹۸ء بطور پراجیکٹ ڈائریکٹر ریسرچ لیبارٹری کہوٹہ سے وابستہ رہے۔ کہوٹہ لیبارٹری میں انتہائی راز داری اور محنت سے کام شروع کیا، جہاں ڈاکٹر صاحب اور ان کے رفقاء کو مسلسل اٹھارہ، اٹھارہ گھنٹے کام کرنا پڑتا۔ ۱۹۷۸ء کو لیبارٹری پر سینٹری فیوج کے تحت یورینیم افزودہ کرنے کا تجربہ کامیاب ہوا، پھر ایک سال بعد ایٹمی پلانٹ بھی بن گیا۔ یکم مئی ۱۹۸۱ء کو جنرل ضیاء الحق مرحوم نے ڈاکٹر صاحب کی خدمات

کے اعتراف کے طور پر کہوٹہ ریسرچ لیبارٹری کا نام ’’ڈاکٹر اے کیو خان (یعنی ڈاکٹر عبدالقدیر خان) لیبارٹری رکھا۔ ۱۴؍اگست ۱۹۸۹ء کو صدر غلام اسحاق خان نے ہلالِ امتیاز سے نوازا۔

۲۵؍جولائی ۱۹۹۳ء کو ڈی ایس سی یونیورسٹی آف کراچی ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۹۴ء کو انتخاب کلام شعراء مرتب کیا۔ ۱۴؍اگست ۱۹۹۶ء کو صدر فاروق احمد لغاری نے نشانِ امتیاز سے نوازا۔ ڈاکٹر صاحب کی مدتِ سروس ۱۹۹۶ء میں ختم ہونے والی تھی، لیکن پہلے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے ۳ سال اور پھر وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے ۲ سال ان کی مدتِ ملازمت میں توسیع کر دی۔ ۱۹۹۷ء میں پاکستان اکیڈمی آف سائنسز کے بلا مقابلہ صدر رہے۔

۶؍اپریل ۱۹۹۸ء کو ڈاکٹر صاحب نے غوری I، 1500 کلومیٹر (بلاسٹک میزائل تجربہ) کیا۔ لیکن جنرل پرویز مشرف (جو اس وقت منگلا کور کمانڈر کے طور پر مدعو تھے اور حواس باختہ تھے تو انہوں) نے اس پر ڈاکٹر صاحب سے اختلاف کیا، جس کے جواب میں ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ ہم آیۃ الکرسی کا ورد کر رہے ہیں اور ادھر کعبۃ اللہ میں حج ہو رہا ہے، اس لئے گھبرانے کی چنداں ضرورت نہیں، اللہ خیر کرے گا۔ اِس طرح ڈاکٹر صاحب نے اللہ کا نام لے کر بلاسٹک میزائل کا تجربہ کیا جو کامیاب رہا۔ ۱۴؍اپریل ۱۹۹۸ء کو غوری II غوری بلاسٹک میزائل کا تجربہ کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ بکتر شکن اینٹی ٹینک گائیڈڈ میزائل کا بھی تجربہ کیا۔

۲۸؍مئی ۱۹۹۸ء کو پاکستان نے ایٹمی دھماکے کیے اور یوں ڈاکٹر صاحب کی کاوشیں پاکستان کو ایٹمی قوت بنانے کی صورت میں رنگ لائیں۔ ۱۴؍اگست ۱۹۹۸ء کو صدر محمد رفیق تارڑ نے نشانِ امتیاز سے نوازا۔ اور اس طرح ڈاکٹر صاحب پاکستان کی تاریخ میں دوسری مرتبہ نشانِ امتیاز حاصل کرنے والی پہلی شخصیت بن گئے۔ ۱۱؍دسمبر ۱۹۹۸ء کو ڈی ایس سی بقائی میڈیکل یونیورسٹی سے ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگری حاصل کی۔ ۶؍مارچ ۱۹۹۹ء کو ڈی ایس سی ہمدرد یونیورسٹی سے ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگری حاصل کی۔ ۱۶؍اپریل ۱۹۹۹ء کو ڈی ایس سی گومل یونیورسٹی سے ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگری حاصل کی۔ ۲۰۰۰ء کو مرتب شدہ نوادرات کے چار ایڈیشن شائع کیے۔

۶؍دسمبر ۲۰۰۰ء کو ڈی ایس سی یونیورسٹی آف انجینئرنگ ٹیکنالوجی لاہور سے ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگری حاصل کی۔ ۲۰۰۰ء میں اسلامک ڈویلپمنٹ بینک کے سائنس و ٹیکنالوجی کے ایڈوائزری پینل کے چیئرمین رہے۔ ۲۵؍مارچ ۲۰۰۱ء کو ڈی ایس سی سر سید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی سے ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگری حاصل کی۔ ۱۴؍اکتوبر ۱۹۹۸ء تا ۱۳؍مارچ ۲۰۰۱ء ڈاکٹر اے کیو خان ریسرچ لیبارٹری کہوٹہ کے چیئرمین رہے۔ مئی ۲۰۰۰ء کو غوری III (4000 کلومیٹر) غوری تھری پر پچاس فیصد کام مکمل ہو چکا تھا کہ چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے یہ کہہ کر کہ: ’’اب اسرائیل کو تباہ کرنا چاہتے ہو‘‘ مزید فنڈز جاری نہ کیے۔ ۲۰۰۱ء میں جنرل پرویز مشرف نے بیرونی دباؤ میں آ کر ڈاکٹر صاحب کو ان کے عہدہ سے سبکدوش کر کے اپنا مشیر مقرر کیا۔

ڈاکٹر صاحب یکم اپریل ۲۰۰۱ء تا ۲۹؍نومبر ۲۰۰۲ء برائے دفاع اور امور کے، آر، ایل چیف ایگزیکٹو کے مشیر خاص رہے۔ اکتوبر ۲۰۰۲ء کو ڈی ایس سی بلوچستان یونیورسٹی سے ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگری حاصل کی۔ ۳۰؍نومبر ۲۰۰۲ء تا یکم فروری ۲۰۰۴ء برائے دفاعی حکمت عملی وزیر اعظم کے مشیر خاص رہے۔ لیکن یکم فروری ۲۰۰۴ء کو ان پر ایٹمی راز افشا کرنے اور دوسرے ممالک کی طرف منتقلی کے الزامات لگائے گئے اور یوں جنرل پرویز مشرف نے انہیں مشیر کے عہدے سے بھی برطرف کر دیا، حالاں کہ ڈاکٹر صاحبؒ نے خود اِس بات کو

ببانگِ دہل فخریہ انداز میں کہا تھا کہ:

''ہم بھوپالیوں کو دو چیزوں پر فخر ہے: ایک تو یہ کہ ہمارے یہاں آج تک کوئی غدار پیدا نہیں ہوا، اور (دوسرے) ہمیں اِس پر بھی فخر ہے کہ ہمارے یہاں آج تک کوئی قادیانی پیدا نہیں ہوا۔''

بہر حال بعد ازاں مورخہ ۴رفروری ۲۰۰۴ء بروز بدھ کو جنرل پرویز مشرف نے چوہدری شجاعت حسین کی مدد سے ڈاکٹر صاحب سے زبردستی اعترافی بیان دلوایا، اور اِس طرح ڈاکٹر صاحب نے پاکستانی قوم سے حکومتی دباؤ اور جبر کے تحت معافی مانگی۔ اور یوں ۱۹۷۶ء سے ۲۰۰۴ء تک ایک ہیرو کی حیثیت سے قوم کے دلوں پر راج کرنے والے ڈاکٹر عبدالقدیر خان اپنی رہائش گاہ پر نظر بند کر دیئے گئے، چنانچہ جب ڈاکٹر صاحب سے یہ سوال کیا گیا کہ: ''ڈاکٹر صاحب! کبھی کسی کارنامے کے بعد دکھ یا پچھتاوا ہوا؟'' تو ڈاکٹر صاحب نے اس کے جواب میں یہ دکھ بھرے الفاظ کہے کہ: ''جی! ایک ہی عظیم کارنامے پر ہمیشہ دکھی رہتا ہوں کہ پاکستان کو ایٹمی طاقت بنوایا ہے۔''

ڈاکٹر صاحب کی تصریح کے مطابق اصل میں ملکی ایٹمی راز جنرل پرویز مشرف اور ان کے ساتھیوں نے اِفشا کیے تھے۔ اِس بات کا دعویٰ انہوں نے اپنی اہلیہ ''ہینی خان'' کے نام ایک خط میں کیا جو انہوں نے ۲۰۰۴ء میں حفاظتی نقطہ نظر سے لکھ کر اپنی بڑی بیٹی ''ڈاکٹر دینا خان'' کے اس وقت حوالے کیا جب وہ دبئی روانہ ہو رہی تھیں، مگر ایئر پورٹ پر ان کے سامان سے وہ خط برآمد کر لیا گیا، جس کے بعد وہ خط جنرل پرویز مشرف کی میز اور اس کے بعد امریکا تک پہنچ گیا۔

ڈاکٹر صاحب نے خط میں یہ بھی انکشاف کیا کہ جنرل پرویز مشرف ان کو امریکا کے حوالے کرنے پر تلے ہوئے تھے، اور بقول وزیر اعظم میر ظفر اللہ جمالی کے اِس مکروہ عمل کے لئے ایک جہاز بھی تیار کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے مزید کہا کہ اِس بات کی تصدیق سابق وزیر اعظم میر ظفر اللہ جمالی مجھے فون کر کے کر چکے تھے، چنانچہ وزیر اعظم میر ظفر اللہ جمالی کو جب ڈاکٹر صاحب کے OrderExit پر بطورِ وزیر اعظم دستخط کرنے کے لئے کہا گیا تو انہوں نے اپنی کابینہ کی باہمی رائے سے ایسا کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

بہر حال ۲۰۰۵ء کو نظر بندی کے ایام میں ڈاکٹر صاحب نے ''صبح غزل'' نامی کتاب شائع کی، اور نومبر ۲۰۰۸ء سے باقاعدہ کالم نگاری شروع کی اور روزنامہ جنگ میں ''سحر ہونے تک'' کے عنوان سے کالم لکھنے شروع کیے، جن کا پہلا مجموعہ مئی ۲۰۱۰ء میں شائع ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کے بطور انجینئر اور سائنس دان ۲۰۰ کے قریب تحقیقی مقالے بین الاقوامی ریسرچ جرنلز میں چھپ چکے ہیں۔ انہوں نے میٹالرجی، ایڈوانسڈ میٹریلز فیز ٹرانسفارمیشن پر لکھی گئی کتابوں کی تدوین کی۔ امریکن سوسائٹی آف میٹل کے وہ ممبر رہے۔ انہوں نے بین الاقوامی یونیورسٹیز میں ۱۰۰ سے زائد لیکچرز دیئے۔ انسٹیٹیوٹ آف میٹریلز لندن کے وہ ممبر رہے۔ کینیڈین انسٹیٹیوٹ آف میٹلز اور جاپان انسٹیٹیوٹ آف میٹلز کے بھی وہ ممبر رہے۔

ڈاکٹر صاحب (SciencesOfAcademyNationalKazakh) کے پہلے ایشیائی فیلو رہے۔ اسلامک اکیڈمی آف سائنسز کے منتخب فیلو رہے۔ کورین اکیڈمی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے آنریری ممبر رہے۔ بہت سی یونیورسٹیز کے بورڈ آف گورنرز کے رکن اور قائد اعظم یونیورسٹی کے سینڈیکیٹ کے ممبر رہے۔ سر سید یونیورسٹی، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد، ہمدرد یونیورسٹی، اور غلام اسحاق خان انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کی ایگزیکٹو کمیٹی اور بورڈ آف گورنرز کے ممبر رہے۔ ڈاکٹر صاحب کو ملک بھر کے قومی اداروں اور

تنظیموں کی جانب سے ۲۶ گولڈ میڈلز اور ۳ گولڈ کراونز (سونے کے تاج) پہنائے گئے۔‘‘

ڈاکٹر عبدالقدیر صاحبؒ نے گیارہ مساجد، شہاب الدین غوری کے مزار کی آرائش اور کئی ہیلتھ اور کمیونٹی مراکز بنائے، ڈاکٹر عبدالقدیر صاحبؒ نے ایٹم بم بنانے کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک انٹرویو میں کہا:

’’ایٹم بم بنانے کا مقصد یہ تھا کہ پاکستان پر آنچ نہ آئے۔ ۱۹۷۱ء میں پاکستان کے ساتھ جو سلوک ہوا، ہم یہ چاہتے تھے کہ یہ واقعہ پاکستان کے ساتھ دوبارہ پیش نہ آئے، اس نظریے سے پاکستان آیا تھا۔ میں ہندوؤں کی نفسیات سے واقف تھا کہ جب بھی ان کو موقع ملے گا وہ آپ پر ضرب کاری لگائیں گے، وہ پاکستان کو ختم کرنے کا سوچیں گے۔ ایٹم بم کا یہ فائدہ ہوا کہ آج تک اس کے بعد آپ پر کوئی وار نہیں ہوا، ایٹم بم کا مقصد خون ریزی روکنا، پاکستانی عوام کو حفاظت دینا، اس کا مقصد یہ تھا کہ آپ محفوظ رہیں، آپ اپنی معاشی ترقی پر دھیان دیں۔ بدقسمتی سے سب چور لٹیرے آئے اور اس سے فائدہ نہیں اٹھایا اور ملک کا جو حشر کیا وہ آپ کے سامنے ہے۔ ایک طرف آپ کو ڈیفنس سے بے فکری ہوگئی تھی تو آپ کو چاہئے تھا کہ آپ ملک کی ترقی پر دھیان دیتے، تعلیم، معاشی ترقی، صنعتی ترقی پر دھیان دیتے، لیکن افسوس کہ ان کاموں پر توجہ نہ دی گئی۔‘‘

۲۸ رمئی ۱۹۹۸ء کو جب میاں نواز شریف صاحب نے بطور وزیر اعظم ڈاکٹر عبدالقدیر خان صاحب سے مل کر بھارت کے ایٹمی دھماکوں کے جواب میں چھ دھماکے کئے تو ہماری جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے راہنما ڈاکٹر دین محمد فریدی صاحب نے ان دھماکوں پر مبارک بادی کے لئے ایک خط لکھا، جس کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب نے لکھا:

’’مکرمی جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی صاحب!

السلام علیکم! کامیاب ایٹمی تجربات پر آپ کی طرف سے پیغامِ تہنیت ملا، جس کے لئے میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں۔ آج سے بائیس سال قبل جس اہم مشن کی تکمیل کے لئے میں نے اس پاک دھرتی پر قدم رکھا تھا، رب العزت کی مہربانیوں اور رہبری نے اسے آج کامیابی کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کامیابی میں میرے رفقاء کار کی انتھک کوششوں کے ساتھ ساتھ ہر اس پاکستانی کی دعائیں اور کاوشیں بھی شامل ہیں جو وطن عزیز کو عظیم سے عظیم تر بنانے میں مصروف ہیں۔

مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ اپنے وطن کی سربلندی کے لئے کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔ (آمین)

فقط والسلام

آپ کا خیر اندیش

(ڈاکٹر عبدالقدیر خان)

نشانِ امتیاز۔‘‘

حضرت ڈاکٹر عبدالقدیر خان صاحب نے اپنے پسماندگان میں ایک بیوہ، ۲ بیٹیاں، ۴ بھائی اور ۲ بہنیں سوگوار چھوڑی ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ڈاکٹر صاحب کی تمام سیئات اور لغزشوں کو معاف فرمائے، ان کو جنت الفردوس نصیب فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ آمین۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیّدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

دستور کی عملداری اور وفاداری.....چند سوالات

خطاب: حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ

۹/ اکتوبر کو شاہدرہ لاہور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ''تحفظ ختم نبوت کانفرنس'' سے خطاب، جسے شیراز نوید شیخ نے مرتب کیا ہے، نظر ثانی کے بعد قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

بعد الحمد والصلوٰۃ۔ حضراتِ علماء کرام اور قابل صد احترام شرکاء محفل! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ عقیدۂ ختم نبوت، تحفظ ناموس رسالت اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور عقیدت کے اظہار کے اس محاذ پر عالمی مجلس کی کوششوں سے سرگرمیاں مسلسل جاری رہتی ہیں، اللہ تعالیٰ ترقیات اور برکات نصیب فرمائے۔ دو تین باتیں آپ سے عرض کرنا چاہوں گا۔

قادیانیوں کے حوالے سے گفتگو ہو رہی ہے، دیگر علماء کرام تفصیل سے گفتگو کریں گے۔ سن ۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ نے دستور میں ترمیم کر کے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا جو دستور کا فیصلہ تھا، پارلیمنٹ کا فیصلہ تھا، قوم کا فیصلہ تھا، جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کا فیصلہ تھا اور ملک کی تمام پارٹیوں کا مشترکہ فیصلہ تھا۔ قادیانیوں نے وہ فیصلہ تسلیم نہیں کیا اور ابھی تک وہ انکاری ہیں۔ سن ۱۹۸۴ء میں اسی فیصلہ پر عملدرآمد کے لئے جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے امتناعِ قادیانیت آرڈیننس نافذ کیا جو قادیانیوں کے انکار کی وجہ سے تھا۔ اگر قادیانی ۱۹۷۴ء کے دستوری فیصلے سے انکار کر کے دس سال محاذ آرائی نہ کرتے تو اس صدارتی آرڈیننس کی کوئی ضرورت نہیں تھی، ان کے انکار اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے ۱۹۸۴ء کا آرڈیننس آیا جو اگرچہ جنرل محمد ضیاء الحق کا تھا لیکن منتخب پارلیمنٹ نے اس کی منظوری دی تھی اس طرح وہ بھی دستوری اور قانونی فیصلہ تھا۔ اس کو بھی انہوں نے تسلیم نہیں کیا اور ابھی تک انکاری ہیں۔

ہمارے قومی اور دینی وتہذیبی معاملات میں فیٹف، سیڈا، آئی ایم ایف اور یورپی یونین کھلم کھلا مداخلت کررہے ہیں تو کیا ہم ان کی مداخلت پر No کہہ رہے ہیں یا Yes کہہ رہے ہیں؟

سوال یہ ہے کہ پوری قوم دستور کی وفادار ہے، ہم بھی دستور کے وفادار ہیں اور دستورِ پاکستان کو مانتے ہیں، لیکن جو لوگ دستور کی وفاداری کا حلف اٹھا کر منصب سنبھالے ہوئے ہیں، جو سیٹوں پر یہ عہد کر کے بیٹھے ہیں کہ دستور کے وفادار رہیں گے، دستور کی پاسداری کریں گے، دستور کی عملداری قائم کریں گے، ان سب سے سوال ہے کہ کیا یہ ساری صورتحال ان کے علم میں نہیں ہے؟ اگر نہیں ہے تو یہ ان کی اہلیت کا سوال ہے انہیں اپنی اہلیت چیک کروانی چاہیے۔ اور اگر سب کچھ ان کے علم میں ہے تو پھر وہ لوگ جو بالکل خاموش بیٹھے ہیں اور کچھ نہیں کر رہے، کیا وہ جرم میں شریک نہیں ہیں؟ یہ سوال ان اسٹیک ہولڈرز اور متعلقہ عہدوں پر بیٹھے ہوئے لوگوں سے ہے جو دستور کی وفاداری و پاسداری اور دستور کی عملداری کا حلف اٹھا کر اپنے اختیارات استعمال کر رہے ہیں۔ اگر قادیانیوں کی ۴۷ سالہ دستوری بغاوت ان کے علم میں نہیں ہے تو وہ اپنی نااہلی چیک کروائیں، اور اگر علم میں ہے تو پھر یہ دیکھیں کہ وہ اس جرم میں کس درجے میں شریک ہیں؟

کچھ عرصے سے ہم نے یہ وطیرہ اختیار کر رکھا ہے کہ ملک میں قانون سازی کرتے ہیں جس کے لئے ہم خود قانون نہیں بناتے بلکہ بنے بنائے قانون جو باہر سے آتے ہیں ہم ان کو نافذ کر دیتے ہیں۔ اوقاف کا قانون ہم نے فیٹف (FATF) کے کہنے پر نافذ کیا ہے، گھریلو تشدد کے نام پر خاندانی نظام کا قانونی طور پر جو بیڑا غرق کیا ہے وہ سیڈا (CEDAW) کے کہنے پر کیا ہے، اسٹیٹ بینک کی جو حیثیت تبدیل کی ہے وہ آئی ایم ایف

(IMF) کے کہنے پر کی ہے، اور قادیانیوں اور ناموس رسالت کے بارے میں ہم تجویزیں کر رہے ہیں وہ یورپی یونین (European Union) کی طرف سے کہی جا رہی ہیں۔ ہمارے قومی اور دینی و تہذیبی معاملات میں فیٹف، سیڈا، آئی ایم ایف اور یورپی یونین کھلم کھلا مداخلت کر رہے ہیں تو کیا ہم ان کی مداخلت پر No کہہ رہے ہیں یا Yes کہہ رہے ہیں؟ میرا یہ سب سے سوال ہے کہ کیا ملک میں کوئی دستور ہے؟ ان قوانین میں تو کہیں دستور نظر نہیں آ رہا۔ اوقاف کے قوانین میں دستور نہیں ہے، گھریلو تشدد کے قانون میں دستور نہیں ہے، یہ جو اسلام قبول کرنے پر شرائط لگائی ہیں یہ دستور نہیں ہے، یہ جو یورپی یونین کے مطالبات کی بات کر رہے ہیں اس میں دستور نہیں ہے۔ میرا سوال دستور کی وفاداری کا حلف اٹھانے والوں سے ہے کہ دستور کہاں ہے؟ کیا دستور معطل کر دیا گیا ہے؟ جنرل ضیاء الحق نے بھی کچھ عرصہ معطل کیا تھا، جنرل پرویز مشرف نے بھی کیا تھا۔ کیا اب بھی دستور معطل ہے؟ کس نے کیا ہے؟ اور اگر دستور معطل نہیں ہے تو دستور پر عمل کیوں نہیں ہو رہا؟ اور دستور کو کراس کر کے قانون سازی کیوں ہو رہی ہے؟ عدالتِ عظمیٰ بھی خاموش ہے سب کچھ دیکھ کر۔ میرا دوسرا سوال یہ ہے دستور کہاں ہے؟ دستور تلاش کیجیے، نکالئے اور دیکھیے کہ ہم دستور کے ساتھ کیا حشر کر رہے ہیں؟

ہم نے اب سے بیس سال پہلے ایک جنگ شروع کی تھی ''دہشت گردی'' کے خلاف امریکا کی قیادت میں اس کے اتحادی کے طور پر۔ وہ جنگ ختم ہوگئی ہے، امریکی اتحاد اپنی ناکامی کا اعتراف کر کے واپس چلا گیا ہے اور یورپی پارلیمنٹ نے بھی اپنی ناکامی تسلیم کی ہے۔ طالبان یہ کھلم کھلا کہہ رہے ہیں کہ امریکا کے ساتھ ہماری لڑائی حالتِ جنگ میں تھی، اب کوئی لڑائی نہیں ہے، اب نیا ماحول ہے، لڑائی ختم ہوگئی۔ سوال یہ ہے اسلحے کی لڑائی تو ختم ہو چکی، اِدھر سے بھی ختم ہوگئی اُدھر سے بھی ختم ہوگئی۔ البتہ تہذیب کی، ثقافت کی، عقیدے کی اور نظریے کی جنگ بدستور جاری ہے۔ امریکا اور اس کے اتحادی، افغانیوں کو ان کی تہذیب وثقافت اور عقیدہ سے دستبردار کروانا چاہتے ہیں۔ سوال یہ ہے کیا ہم اس جنگ میں بھی امریکا کے اتحادی ہیں؟ جس جنگ میں ہم نے معاہدہ کیا تھا وہ ختم ہو چکی، اب کس بات کا اتحاد ہے؟ میرا ملک کے اسٹیک ہولڈرز سے سوال ہے کہ ہتھیاروں کی جس جنگ میں ہم امریکا کے اتحادی تھے وہ جنگ ختم ہوگئی۔ اب جنگ عقیدہ ونظریہ، تہذیب وثقافت اور افغان روایات کی ہے، کیا اس جنگ میں بھی ہم امریکا کے اتحادی ہیں؟ میں یہ واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم بحیثیت قوم اس تہذیبی جنگ میں امریکا کے اتحادی نہیں ہیں بلکہ عقیدہ و مذہب اور تہذیب ونظریہ میں ہم افغان قوم کے ساتھ تھے، ساتھ ہیں اور ساتھ رہیں گے۔ ان شاءاللہ تعالیٰ۔

حکمرانوں سے گزارش ہے کہ پالیسیوں پر نظر ثانی کرو، اپنی پوزیشن واضح کرو اور قوم کا فیصلہ میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ہتھیاروں کی جنگ میں فیصلہ کرنا آپ کا کام تھا لیکن عقیدے کی جنگ تمہاری نہیں ہماری ہے۔ یہ جنگ ہم لڑیں گے، ثقافت کی جنگ ہم لڑیں گے، نظریے اور عقیدے کی جنگ ہم لڑیں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔ ☆☆

چناب نگر میں قادیانی تیزی سے دائرہ اسلام میں داخل

چند مہینوں کے دوران تعداد سینکڑوں تک جا پہنچی، جماعت میں پھوٹ پڑنے پر قادیانی قیادت پریشان

چناب نگر (نمائندہ امت) چناب نگر میں گزشتہ مہینوں کے دوران قادیانیوں کی طرف سے اسلام قبول کرنے میں نمایاں اضافہ، تعداد سینکڑوں میں جا پہنچی۔ قادیانی اعلیٰ قیادت قادیانی مذہب ترک کرنے پر پریشان، بغاوت میں مزید اضافہ۔ تفصیلات کے مطابق چناب نگر میں قادیانیت سے تائب ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہونے والوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے نومسلمین نے کہا کہ ہم مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے مذہب پر لعنت بھیجتے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو ماننے والے دجال، کذاب اور کافر ہیں اور کہا کہ ہم سچے دل کے ساتھ اسلام قبول کرتے ہیں اور ہم اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا قادیانی مذہب سے کوئی تعلق یا واسطہ نہیں ہے۔ واضح رہے کہ چناب نگر میں قادیانی مذہب ترک کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہونے والوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے جن کی تعداد سینکڑوں تک جا پہنچی ہے، دوسری جانب قادیانی مذہب چھوڑنے کی وجہ سے قادیانی اعلیٰ قیامت سخت پریشان ہے جس کی اصل وجہ قادیانی جماعت میں بڑے پیمانے پر پھوٹ ہے، جس کی وجہ سے بغاوت میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے اور قادیانی دائرہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔

(روزنامہ امت کراچی، ۱۲؍نومبر ۲۰۲۱ء)

کُل کراچی بین المدارس

تقریری مسابقہ

ضبط وترتیب: مولانا محمد شعیب کمال

الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام کُل کراچی بین المدارس تقریری مقابلے کاحسبِ سابق انعقاد کیا گیا۔ یہ مقابلہ تین مرحلوں پر مشتمل تھا۔ پہلے مرحلے میں ٹاؤن کی سطح پر تقریری مقابلوں کا انعقاد کیا گیا تھا۔جس میں تقریر کا عنوان تھا ’’پاکستان کے خلاف قادیانی سازشیں‘‘ دوسرے مرحلے میں ضلعی بنیاد پر کراچی کے کل چھ اضلاع میں تقریری مقابلے منعقد ہوئے۔جس کا عنوان ’’فتنہ گوہر شاہی‘‘ تھا۔جن طلبہ نے دوسرے مرحلہ میں پہلی اور دوسری پوزیشن حاصل کی، وہ طلبہ کُل کراچی مرکزی تقریری مسابقے میں شرکت کے اہل قرار پائے۔ تیسرے مرحلے کا عنوان ’’مذاہب عالم اور ناموس انبیاء‘‘ تجویز کیا گیا تھا۔ذیل میں تینوں مرحلوں کی مفصل رپورٹ پیش خدمت ہے۔

پہلا مرحلہ:

پہلے مرحلے میں کراچی کے تمام ۱۸ ٹاؤنوں میں مسابقے ہوئے۔جس میں ۱۴۶ دینی مدارس کے ۲۵۰ طلبہ کرام نے حصہ لیا۔جن طلبہ نے پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی وہ طلبہ ضلعی مقابلہ کے لئے منتخب ہوئے۔

گلشن اقبال ٹاؤن کا تقریری مسابقہ جامعہ عربیہ اسلامیہ اسکاؤٹ کالونی میں منعقد ہوا۔ نقابت کے فرائض حافظ عبدالمغیث نے سرانجام دیئے۔یہاں منصفین کے فرائض مولانا عبدالقیوم دین پوری، مولانا ندیم الرشید اور مولانا اورنگزیب نے سر انجام دیئے۔ مہمان خصوصی مولانا عبدالکریم عابد صاحب تھے۔پہلی پوزیشن جامعہ اشرف المدارس سے نظیف اللہ نے، دوسری پوزیشن جامعہ ابراہیم الاسلامیہ سے عرفان اللہ نے اور تیسری پوزیشن مدرسہ رشیدیہ سے محمد یوسف نے لی۔کل ۹ مدارس کے ۱۵ طلبہ کرام شریک ہوئے۔ پروگرام کے تمام انتظامات مولانا قاری عبدالسمیع صاحب کی نگرانی میں گلشن اقبال ٹاؤن کے کارکنان نے سرانجام دیئے۔

لیاری ٹاؤن کا مسابقہ جامعہ عثمانیہ شیر شاہ کی طور مسجد میں منعقد ہوا۔ یہاں مہمان خصوصی مولانا احسن راجہ صاحب اور مولانا قاری عثمان صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا عبدالمتین صاحب، مولانا زاہد حسین صاحب، اور مولانا صر صاحب نے سر انجام دیئے۔ پہلی پوزیشن جامعہ عثمانیہ شیر شاہ سے درجہ خامسہ کے طالب علم امین اللہ بن محمد یاسین نے، دوسری پوزیشن جامعہ عثمانیہ بہار کالونی سے درجہ ثانیہ کے اسامہ ذوالفقار بن محمد ذوالفقار نے اور تیسری پوزیشن جامعہ عثمانیہ شیر شاہ سے دورۂ حدیث کے طالب علم تاثیر اللہ بن شاکر اللہ نے لی۔نقابت محمد ندیم صاحب نے کی۔کُل ۸ دینی مدارس کے ۱۶ طلبہ کرام شریک ہوئے۔ پروگرام کے تمام انتظامات مولانا نعیم اللہ صاحب کی نگرانی میں لیاری ٹاؤن کے کارکنان نے انجام دیئے۔

گڈاپ ٹاؤن کا مسابقہ جامعہ صدیقیہ گڈاپ میں منعقد ہوا۔ یہاں مہمان خصوصی مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مفتی فیض الحق صاحب، مولانا عبداللطیف طالقانی صاحب اور مولانا عمر فاروق صاحب نے سرانجام دیئے۔ نقابت مولانا محمد صاحب نے کی۔کُل ۱۶ مدارس کے ۲۰ طلبہ کرام نے شرکت کی۔ پہلی پوزیشن جامعہ صدیقیہ سے درجہ سادسہ کے محمد شعیب بن مشال خان نے، دوسری پوزیشن جامعہ بیت العلوم منگھوپیر سے درجہ خامسہ کے محمد صہیب بن قاری اللہ بخش نے اور تیسری پوزیشن جامعہ دارالعلوم مدنیہ سرجانی سے درجہ رابعہ کے مسعود اسماعیل بن محمد اسماعیل نے حاصل کی۔ پروگرام کے تمام انتظامات قاری ظفر اقبال صاحب کی نگرانی میں گڈاپ ٹاؤن کے کارکنان نے سرانجام دیئے۔

شاہ فیصل ٹاؤن کا مسابقہ جامعہ دار عبداللہ بن مسعود میں منعقد ہوا۔ یہاں مہمان خصوصی مولانا زر محمد صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا سید حسین احمد صاحب، مولانا عابد ملک صاحب اور مولانا ناصر محمود صاحب نے سر انجام دیئے۔

نقابت کے فرائض مولانا احسن نسیم صاحب نے سرانجام دیئے۔کُل ۴ مدارس کے ۱۳ طلبہ کرام شریک ہوئے۔پہلی پوزیشن جامعہ دارعبداللہ مسعود سے کامران علی ترابی بن محمد علی نے،دوسری پوزیشن یوسف محمود بن خالد محمود نے اور تیسری پوزیشن محمد عمر بن بخت زمین نے حاصل کی۔

کورنگی ٹاؤن کا تقریری مسابقہ مدرسہ رحمانیہ بلال کالونی میں منعقد ہوا۔ یہاں مہمان خصوصی مولانا فیصل خلیل صاحب تھے۔منصفین کے فرائض مولانا تاج الرحمٰن صاحب،مولانا امیر محمد صاحب اور مولانا معاذ معروف صاحب نے سرانجام دیئے ۔ نقابت مولانا ولی اللہ عتیق صاحب نے کی۔کُل ۷ مدارس کے ۹ طلبہ کرام شریک ہوئے۔ پہلی پوزیشن مدرسہ رحمانیہ سے سیف اللہ بن عتیق اللہ نے، دوسری پوزیشن نور السلام بن احسان اللہ نے اور تیسری پوزیشن معہد عثمان بن عفان سے صفوان بن محمد الیاس نے حاصل کی۔ پروگرام کے تمام انتظامات مولانا سلام اللہ عتیق صاحب کی نگرانی میں کورنگی ٹاؤن کے کارکنان نے سرانجام دیئے۔

نارتھ ناظم آباد ٹاؤن کا تقریری مسابقہ مدرسہ مفتاح العلوم بلاک این نارتھ ناظم آباد میں منعقد ہوا۔مہمان خصوصی مولانا شفیق احمد بستوی صاحب تھے۔ یہاں منصفین کے فرائض مولانا عرفان نذیر صاحب،مولانا کامران کیانی صاحب اور مولانا انوارالحق صاحب نے سرانجام دیئے۔ نقابت مفتی یوسف علی صفدر صاحب نے کی۔کُل ۸ مدارس کے ۱۴ طلبہ کرام شریک ہوئے۔ پہلی پوزیشن دارالعلوم رحمانیہ سے درجہ خامسہ کے محمد حمزہ ولد عبدالوحید نے ، دوسری پوزیشن جامعہ مدینۃ العلوم سے درجہ خامسہ کے جمیل الرحمٰن ولد غلام صادق نے اور تیسری پوزیشن دارالعلوم رحمانیہ سے درجہ خامسہ کے محمد سعود ولد نواب خان نے حاصل کی ۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات مولانا ثناء الرحمٰن صاحب کی نگرانی میں نارتھ ناظم آباد ٹاؤن کے کارکنان نے سرانجام دیئے۔

نیو کراچی ٹاؤن کا تقریری مسابقہ جامعہ عربیہ احسن الدراسات نزد صباء چورنگی نیو کراچی میں منعقد ہوا۔مہمان خصوصی مولانا علی اکبر جلبانی صاحب اور مفتی حمید احسن صاحب تھے۔منصفین کے فرائض مولانا قاضی منیب الرحمٰن صاحب، مولانا علی اکبر جلبانی صاحب اور مفتی غلام سرور صاحب نے سرانجام دیئے۔ نقابت حافظ محمد اسامہ نے کی۔کُل ۱۱ مدارس کے ۱۷ طلبہ کرام نے حصہ لیا۔ پہلی پوزیشن جامعہ امدادیہ منگھوپیر سے درجہ ثانیہ کے محمد بلال بن محمد ابوبکر نے ، دوسری پوزیشن ادارہ معارف القرآن ایوب گوٹھ سے درجہ ثانیہ کے محمد اسحاق بن محمد لیاقت نے اور تیسری پوزیشن محمد ابراہیم بن رسول بخش نے حاصل کی ۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات مولانا شاکر اللہ صاحب کی نگرانی میں نیو کراچی کے کارکنان نے سرانجام دیئے۔

صدر ٹاؤن کا تقریری مسابقہ مدرسہ معہد الارشاد الاسلامی مہاجر کی مسجد صدر میں منعقد ہوا۔ یہاں منصفین کے فرائض مفتی اسرار صاحب، مفتی شکور احمد صاحب اور مولانا شفیق الرحمٰن عطاء صاحب نے سرانجام دیئے۔ نقابت قاری عبدالوحید لغاری اور مولانا حفیظ اللہ صاحب نے کی۔کُل ۶ مدارس کے ۱۱ طلبہ کرام نے شرکت کی۔ پہلی پوزیشن مدرسہ دولت القرآن شو مارکیٹ سے درجہ اولیٰ کے طالب علم نور حمید بن سمیع اللہ نے، دوسری پوزیشن جامعہ غفوریہ سولجر بازار سے خامسہ کے محمد فہد بن مراد گل نے اور تیسری پوزیشن دارالعلوم صرافہ بازار سے ثالثہ کے نصر اللہ بن مسعود خان نے حاصل کی۔ پروگرام کے تمام انتظامات مولانا مسعود احمد لغاری صاحب کی نگرانی میں صدر ٹاؤن کے کارکنان نے سرانجام دیئے۔

گلبرگ ٹاؤن کا تقریری مسابقہ مدرسہ تعلیم الاسلام گلشن عمر سہراب گوٹھ میں منعقد ہوا۔ جہاں مہمان خصوصی مولانا قاری مفتاح اللہ صاحب اور مولانا رزین شاہ صاحب تھے۔منصفین کے فرائض مفتی اظفر اقبال صاحب، مفتی محمد رمضان صاحب اور مولانا ابوبکر صاحب نے سرانجام دیئے۔نقابت مولانا شاہ ولی اللہ اور مولانا احمد اللہ نے کی۔ یہاں کُل ۶ طلبہ کرام شریک ہوئے۔ پہلی پوزیشن گلشن عمر سے درجہ سابعہ کے محبوب الرحمٰن ولد رحمت علیم نے ، دوسری پوزیشن مدرسہ زکریا الخیریہ سے درجہ رابعہ کے کلیم اللہ ولد طوطی نے اور تیسری پوزیشن فدا حسین ولد حنیف اللہ نے حاصل کی۔ پروگرام کے تمام انتظامات مولانا محمد قاسم صاحب کی نگرانی میں گلبرگ ٹاؤن کے کارکنان نے سرانجام دیئے۔

جمشید ٹاؤن کا تقریری مسابقہ مدرسہ عربیہ فرقانیہ میں منعقد ہوا۔ جہاں مہمان خصوصی مولانا محمد زیب صاحب اور قاری عطاء اللہ صاحب تھے۔منصفین کے فرائض مفتی لئیق احمد صاحب، مولانا مسعود الرحمٰن چترالی صاحب اور مولانا محمد سرفراز صاحب نے سرانجام دیئے۔نقابت مولانا محمد طلال نے کی۔کُل ۱۳ مدارس کے ۱۶ طلبہ کرام شریک ہوئے۔ پہلی پوزیشن جامعہ اسلامیہ

درویشیہ سے سابعہ کے طالب علم محمود قاسم ولد محمد قاسم نے، دوسری پوزیشن مدرسہ معہد الرشید سے خامسہ کے فصیح الرحمٰن ولد انیس الرحمٰن نے اور تیسری پوزیشن مدرسہ عباسیہ گرومندر سے محمد اویس ولد محمد انور اور محمد عدنان ولد غلام دستگیر نے حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات مولانا محمد بلال نقشبندی صاحب کی نگرانی میں جمشید ٹاؤن کے کارکنان نے سرانجام دیئے۔

لیاقت آباد ٹاؤن کا تقریری مسابقہ جامعہ الٰہیہ لیاقت آباد میں منعقد ہوا۔ جہاں مہمان خصوصی مولانا شفیق احمد بستوی صاحب اور مولانا عبدالرشید صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا محمد عاطف صاحب، مولانا محمد یعقوب صاحب اور مولانا محمد ثقلین عابد صاحب نے سرانجام دیئے۔ نقابت محمد حماد جیلانی نے کی۔ کُل ۹ مدارس کے ۱۵ طلبہ کرام نے مسابقہ میں حصہ لیا۔ پہلی پوزیشن جامعہ صدیقیہ سے دورۂ حدیث کے محمد عارض بن محمد صدیق اور محمد سبحان بن عرفان احمد نے حاصل کی دوسری پوزیشن مدرسہ انوار القرآن صدیقیہ سے درجہ ثانیہ کے طارق معاویہ بن محمد ظاہر شاہ نے اور تیسری پوزیشن جامعہ تحفیظ القرآن سے درجہ سادسہ کے صادق الرحمٰن بن گل دار خان نے حاصل کی۔

ملیر ٹاؤن کا تقریری مسابقہ جامعہ انوار العلوم شادباغ میں منعقد ہوا۔ جہاں مہمان خصوصی مولانا مفتی شبیر احمد صاحب اور مولانا شفیق الرحمٰن صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا حبیب اللہ صاحب، مولانا فیض الرحمٰن صاحب اور مولانا محمد طیب صاحب نے سرانجام دیئے۔ نقابت مولانا محمد جنید صاحب نے کی۔ کُل ۳ مدارس کے ۸ طلبہ کرام نے مقابلے میں حصہ لیا۔ پہلی پوزیشن جامعہ انوار العلوم شادباغ سے درجہ خامسہ کے حبیب اللہ بن امیر قابل نے، دوسری پوزیشن جامعہ عمر بن خطاب ماڈل کالونی سے درجہ ثالثہ کے ولید عبداللہ بن محمد ظہر نے جبکہ تیسری پوزیشن مدرسہ واصدیہ ملیر سے درجہ ثانیہ کے احسان اللہ بن یعقوب نے حاصل کی ۔ پروگرام کے تمام انتظامات مفتی تنویر احمد صاحب کی نگرانی میں ملیر ٹاؤن کے کارکنان نے کئے۔

بلدیہ ٹاؤن کا تقریری مسابقہ جامعہ خیر العلوم اتحاد ٹاؤن میں منعقد ہوا ۔ جہاں مہمان خصوصی مفتی انس عادل خان صاحب اور مفتی فضل کریم صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا سعید الرحمٰن صاحب، مفتی صہیب امین صاحب اور مولانا نثار احمد صاحب نے سرانجام دیئے۔ کُل ۱۶ مدارس کے ۱۶ طلبہ کرام نے مسابقہ میں حصہ لیا ۔ پہلی پوزیشن جامعہ عربیہ ترتیل القرآن سے درجہ ثانیہ کے سہیل احمد بن محمد اسحاق نے، دوسری پوزیشن جامعہ فاروقیہ فیز ۲ سے سابعہ کے عبید اللہ عمر بن عبداللہ عمر نے جبکہ تیسری پوزیشن جامعہ عثمانیہ یوسف گوٹھ سے محمد حنیف الرحمٰن بن حمید الرحمٰن نے حاصل کی۔ پروگرام کے تمام انتظامات مولانا سعید الرحمٰن صاحب کی نگرانی میں بلدیہ ٹاؤن کے کارکنان نے سرانجام دیئے۔

اورنگی ٹاؤن کا تقریری مسابقہ دارالعلوم تعلیم القرآن جامع مسجد اقصیٰ الواجد ٹاؤن میں منعقد ہوا جہاں مہمان خصوصی مفتی امداد اللہ عبدالقیوم صاحب اور مفتی عبداللہ رحمانی صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا محمد وسیم صاحب، مفتی عبدالسمیع صاحب اور مولانا عبداللہ برمی صاحب نے سرانجام دیئے۔ کُل ۱۷ مدارس کے ۱۸ طلبہ کرام شریک ہوئے۔ پہلی پوزیشن جامعہ حنفیہ سے درجہ رابعہ کے حسان بدر بن بدرالدین نے، دوسری پوزیشن جامعہ انوار القرآن سے درجہ ثالثہ کے عبدالشکور بن عبدالقہار نے جبکہ تیسری پوزیشن جامعہ فرقانیہ سے درجہ ثانیہ کے محمد ندیم بن میاں وطن شاہ نے حاصل کی ۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات مولانا محمد وسیم صاحب کی نگرانی میں اورنگی ٹاؤن کے کارکنان نے سرانجام دیئے۔

سائٹ ٹاؤن کا تقریری مسابقہ معہد القرآن اللہ والی مسجد پرانا گولیمار سائٹ میں منعقد ہوا۔ جہاں مہمان خصوصی قاری تسلیم غوری صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا ہارون الرشید صاحب، مولانا پروفیسر عبدالودود صاحب اور مفتی ابراہیم قصوری صاحب نے سرانجام دیئے۔ کُل ۷ مدارس کے ۱۲ طلبہ کرام شریک ہوئے۔ پہلی پوزیشن جامعہ مظاہر العلوم پٹھان کالونی سے درجہ ثانیہ کے محمد طلحہ طاہر بن مولانا طاہر نے، دوسری پوزیشن جامعہ بنوریہ عالمیہ سائٹ سے درجہ سابعہ کے محمد عمیر بن جاوید نے جبکہ تیسری پوزیشن جامعہ خلفاء راشدین سے سید وقاص شاہ بن سید ریاض شاہ نے حاصل کی۔ پروگرام کے تمام انتظامات مولانا مشتاق احمد شاہ کی نگرانی میں سائٹ ٹاؤن کے کارکنان نے سرانجام دیئے۔

کیماڑی ٹاؤن کا تقریری مسابقہ جامعہ سعیدیہ زمزمہ پارک میں منعقد ہوا۔ جہاں مہمان خصوصی مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا محمد حامد صاحب، مفتی عامر منیر صاحب اور مولانا محبوب اللہ صاحب

نے سرانجام دیئے۔ یہاں کُل ۷ مدارس کے ۱۷ طلبہ کرام شریک ہوئے۔ پہلی پوزیشن جامعہ اسلامیہ کلفٹن سے محمد رضوان بن محمد خالد نے، دوسری پوزیشن شاہ زیب بن قاری محمد شعیب نے اور تیسری پوزیشن جامعہ خلفاء راشدین ہاکس بے سے محمد طلحہ بن بشیر نے حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات مولانا حضرت حسین صاحب کی نگرانی میں کیماڑی ٹاؤن کے کارکنان نے سرانجام دیئے۔

بن قاسم ٹاؤن کا تقریری مسابقہ جامعہ بیت العتیق گلشن معظم میں منعقد ہوا۔ جہاں مہمان خصوصی مولانا سید محمود صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا ضیاء اللہ صاحب، مولانا نعمت اللہ صاحب اور مولانا حکمت اللہ صاحب نے سرانجام دیئے۔ کُل ۸ مدارس کے ۱۵ طلبہ کرام نے حصہ لیا۔ پہلی پوزیشن جامعہ بیت السلام سے درجہ اولیٰ کے مطیع الرحمٰن نے، دوسری پوزیشن بھی بیت السلام ہی سے درجہ اولیٰ کے عبدالرحمٰن نے جبکہ تیسری پوزیشن دارالعلوم عثمانیہ گھگھر پھاٹک سے درجہ ثالثہ کے عبدالرحیم نے حاصل کی۔ پروگرام کے تمام انتظامات مولانا محمد جنید کی نگرانی میں بن قاسم ٹاؤن کے کارکنان نے سرانجام دیئے۔

لانڈھی ٹاؤن کا تقریری مسابقہ جامعہ تحفیظ القرآن حضرت بلال مسجد شیر پاؤ کالونی میں منعقد ہوا جہاں مہمان خصوصی حضرت مولانا نعمان ارمان مدنی صاحب اور مولانا غلام اللہ خان صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا سلیم اللہ صاحب مولانا لائق شاہ صاحب اور مولانا محمد اجمل صاحب تھے۔ کُل ۴ مدارس کے ۱۲ طلبہ کرام نے حصہ لیا۔ پہلی پوزیشن جامعہ انوار القرآن لانڈھی سے رفیق اللہ بن حضرت حسین نے پہلی، جامعہ تدریس القرآن سے محمد حمزہ بن صفدر جدون نے دوسری جبکہ جامعہ انوار القرآن مصطفیٰ مسجد سے عابداللہ بن تاج محمد خان نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات مولانا عبدالوہاب پشاوری کی نگرانی میں لانڈھی ٹاؤن کے کارکنان نے سرانجام دیئے۔

دوسرا مرحلہ:

دوسرے مرحلے میں ضلعی بنیاد پر کراچی کے کُل چھ اضلاع میں تقریری مقابلے منعقد ہوئے۔ جن میں پہلے مرحلے میں (ٹاؤن کی سطح پر) پہلی دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے ۴۵ مدارس کے ۵۶ طلبہ کرام نے شرکت کی۔

ضلع کورنگی کا تقریری مسابقہ جامعہ اشرف المدارس میں منعقد ہوا۔ جہاں مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مفتی راشد مدنی صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب، مولانا عثمان رفیق صاحب اور مولانا ندیم الرشید صاحب نے سرانجام دیئے۔ یہاں کورنگی ٹاؤن، گلشن اقبال ٹاؤن اور شاہ فیصل ٹاؤن کے تقریری مسابقوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے کل ۵ مدارس کے ۹ طلبہ کرام نے حصہ لیا۔ پہلی پوزیشن مدرسہ رحمانیہ سے سیف اللہ بن عتیق اللہ نے، دوسری پوزیشن مدرسہ رحمانیہ ہی سے نور السلام بن احسان نے جبکہ تیسری پوزیشن جامعہ انوار القرآن لانڈھی سے درجہ خامسہ کے رفیق اللہ بن نور حسین نے حاصل کی۔ پروگرام کے تمام انتظامات مفتی عادل غنی صاحب کی نگرانی میں ضلع کورنگی کے کارکنان نے سرانجام دیئے۔

ضلع غربی کا تقریری مسابقہ جامعہ بنوریہ العالمیہ میں منعقد ہوا۔ جہاں مہمان خصوصی مولانا مفتی نعمان نعیم صاحب اور مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا عنایت اللہ عادل صاحب، مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اور مفتی فیض الحق صاحب نے سرانجام دیئے۔ یہاں سائٹ ٹاؤن، بلدیہ ٹاؤن اور اورنگی ٹاؤن کے مسابقوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے کل ۹ مدارس کے ۹ طلبہ کرام نے حصہ لیا۔ پہلی پوزیشن جامعہ خلفاء راشدین گولیمار سے درجہ خامسہ کے طالب علم سید وقاص شاہ بن سید ریاض شاہ نے، دوسری پوزیشن جامعہ فاروقیہ فیز ۲ سے درجہ سابعہ کے عبید اللہ بن عبداللہ نے جبکہ تیسری پوزیشن جامعہ عثمانیہ یوسف گوٹھ سے درجہ سابعہ کے طالب علم حنیف الرحمٰن بن حمید الرحمٰن نے حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات راقم الحروف (محمد شعیب کمال) کی نگرانی میں ضلع غربی کے کارکنان نے سرانجام دیئے۔

ضلع جنوبی کا تقریری مسابقہ جامعہ عثمانیہ بہار کالونی میں منعقد ہوا۔ جہاں مہمان خصوصی مولانا سید احمد بنوری صاحب اور مولانا قاضی احسان احمد صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا محمد زکریا صاحب، مفتی شکور احمد صاحب اور مفتی سلمان یاسین صاحب نے سرانجام دیئے۔ یہاں لیاری ٹاؤن، صدر ٹاؤن اور کیماڑی ٹاؤن سے پہلی دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے کُل ۷ مدارس کے ۹ طلبہ کرام نے حصہ لیا۔ پہلی پوزیشن جامعہ عثمانیہ بہار کالونی سے اسامہ بن ذوالفقار نے، دوسری پوزیشن مدرسہ دولت القرآن شو مارکیٹ سے نور حمید بن

سمیع اللہ نے جبکہ تیسری پوزیشن جامعہ خلفائے راشدین ہاکس بے سے محمد طلحہ بن محمد بشیر نے حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات مولانا کلیم اللہ نعمان صاحب کی نگرانی میں ضلع جنوبی کے کارکنان نے سرانجام دیے۔

ضلع شرقی کا مسابقہ جامعہ معہد الخلیل الاسلامی میں منعقد ہوا۔ جہاں مہمان خصوصی مولانا نجم اللہ عباسی صاحب تھے۔اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا خالد محمود کراچوی نے سرانجام دیئے۔منصفین مفتی لائق احمد صاحب،مفتی اصغر اقبال صاحب اور مفتی محمد رمضان صاحب تھے۔ یہاں گلبرگ ٹاؤن، لیاقت آباد ٹاؤن اور جمشید ٹاؤن کے تقریری مسابقوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے ۹ مدارس کے ۱۱ طلبہ کرام نے حصہ لیا۔ پہلی پوزیشن جامعہ الٰہیہ لیاقت آباد سے سبحان الٰہی بن عرفان احمد نے، دوسری پوزیشن جامعہ عربیہ عباسیہ گرومندر سے محمد اویس بن محمد انور نے جبکہ تیسری پوزیشن جامعہ صدیقیہ لیاقت آباد سے محمد عارض بن محمد صدیق نے حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات مولانا محمد رضوان قاسمی کی نگرانی میں ضلع شرقی کے کارکنان نے سرنجام دیئے۔

ضلع وسطی کا مسابقہ ادارہ معارف القرآن ایوب گوٹھ میں منعقد ہوا۔ جہاں مہمان خصوصی مولانا محبّ اللہ صاحب اور مولانا عبدالوحید کشمیری صاحب تھے۔منصفین کے فرائض مولانا لطیف اللہ صاحب، مولانا موسیٰ خان صاحب اور مفتی شفیع چترالی صاحب نے سرانجام دیئے۔ یہ نارتھ کراچی ٹاؤن، نارتھ ناظم آباد ٹاؤن اور گڈاپ ٹاؤن کے مسابقوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے کُل ۸ مدارس کے ۹ طلبہ کرام شریک ہوئے۔ پہلی پوزیشن ادارہ معارف القرآن ایوب گوٹھ سے درجہ ثانیہ کے محمد اسحاق بن لیاقت نے، دوسری پوزیشن مدرسہ بیت العلوم منگھوپیر سے درجہ خامسہ کے محمد صہیب بن قاری اللہ بخش نے جبکہ تیسری پوزیشن جامعہ صدیقیہ سے درجہ سادسہ کے محمد شعیب بن مشال خان نے حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات حافظ سید عرفان علی شاہ صاحب کی نگرانی میں ضلع وسطی کے کارکنان نے سرانجام دیئے۔

ضلع ملیر کا تقریری مسابقہ جامعہ انوار القرآن مصطفیٰ مسجد ریڑھی گوٹھ لانڈھی میں منعقد ہوا۔ یہاں مہمان خصوصی مولانا شفیق الرحمٰن صاحب اور مولانا ریاض عالم صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا ارشد اقبال صاحب، مولانا امان اللہ صاحب اور مولانا سعید الرحمٰن صاحب نے سرانجام دیئے۔ یہاں لانڈھی ٹاؤن، بن قاسم ٹاؤن اور ملیر ٹاؤن کے مسابقوں میں پوزیشن حاصل کرنے والے کُل ۷ مدارس کے ۹ طلبہ کرام شریک ہوئے۔ پہلی پوزیشن جامعہ انوار القرآن لانڈھی سے درجہ سادسہ کے عابد اللہ بن تاج محمد نے، دوسری پوزیشن جامعہ بیت السلام لنک روڈ سے درجہ اولیٰ کے مطیع الرحمٰن بن مولانا موسیٰ خان نے حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ صاحب کی نگرانی میں ضلع ملیر کے کارکنان نے سرانجام دیئے۔

تیسرا مرحلہ:

مرکزی اور تیسرا مسابقہ ۴؍نومبر ۲۰۲۱ء بروز جمعرات، بعد نمازِ مغرب جامع مسجد باب الرحمت (دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، پرانی نمائش، کراچی) میں منعقد ہوا۔مقابلہ کا عنوان ''مذاہب عالم اور ناموس انبیاء'' تجویز کیا گیا تھا۔ اس میں تمام چھ اضلاع سے پہلی اور دوسری پوزیشن حاصل کرنے والے ۱۲ طلبہ کرام نے حصہ لیا۔

اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد قاسم رفیع اور راقم الحروف (مولانا محمد شعیب کمال) سرانجام دے رہے تھے۔تلاوت اور حمد و نعت کے بعد مقابلے کا آغاز ہوا، جس میں ضلعی سطح پر پوزیشن حاصل کرنے والے درج ذیل ۱۲ طلبہ نے مسابقہ میں حصہ لیا۔

۱:... سیف اللہ بن عتیق اللہ۔

۲:... نورالاسلام بن احسان اللہ۔

۳:... عابد اللہ بن تاج محمد۔

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

۴:... محمد صہیب بن قاری اللہ بخش۔

۵:... محمد اسحاق بن محمد لیاقت۔

۶:... محمد اویس بن انور۔

۷:... نور حمید بن سمیع اللہ۔

۸:... عبید اللہ بن عبد اللہ۔

۹:... مطیع الرحمٰن بن مولانا موسیٰ خان۔

۱۰:... سیّد وقاص شاہ بن سیّد ریاض شاہ۔

۱۱:... محمد سبحان الٰہی بن عرفان احمد۔

۱۲:... اسامہ بن ذوالفقار۔

تمام طلبہ کرام نے بھرپور تیاری کے ساتھ مقابلہ میں حصہ لیا۔ بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے مفصل خطاب کیا۔ آپ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف پیش کیا اور کہا کہ ’’عقیدۂ ختم نبوت دین کی بنیاد اور اساس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر آج تک امت نے ہر دور میں اس عقیدے کے تحفظ کے لئے ہر طرح کی قربانیاں دی ہیں۔ جب انگریز سامراج کے دور میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آقاؤں کے اشارے پر نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرکے دین اسلام کو نقصان پہنچانا چاہا تو ہمارے اکابر نے میدانِ عمل میں اتر کر برطانوی سامراج کی اس سازش کو ناکام بنا ڈالا۔ ہمارے اسلاف نے دنیا کا ہر ستم برداشت کیا، پھانسی کے پھندوں پر جھول گئے، جیل کی کال کوٹھڑیوں کو آباد کیا، اپنی آل اولاد کو قربان کیا، غرض یہ کہ عشق و وفا کی لازوال داستانیں رقم کردیں، مگر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس پر حرف نہیں آنے دیا۔ ہمارے اسلاف کی انہی قربانیوں کی بدولت یہ مشن آج ہم تک پہنچا ہے، ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس مشن کو لے کر آگے بڑھیں اور اس بات کا عزم کریں کہ مرتے دم تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کا تحفظ کریں گے۔‘‘ پروگرام کے مہمان خصوصی شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب تھے۔ انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قیام کا پس منظر پیش کیا اور کہا کہ الحمدللہ آپ کی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آج بھی اسی راستے پر چل رہی ہے جس پر ۷۰ سال پہلے سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ ہمیں چلا کر گئے تھے اور کہا کہ ہمیں اپنے اکابر پر اعتماد کرتے ہوئے انہی کے نقش قدم پر چلنا چاہئے تبھی کامیابی ہمارے قدم چومتی ہے۔

اس کے بعد تقریری مقابلہ کے نتیجے کا اعلان ہوا اور طلبہ کو انعامات بھی دیئے گئے۔ پہلی پوزیشن سیف اللہ بن عتیق اللہ نے، دوسری پوزیشن عبید اللہ بن عبد اللہ نے جبکہ تیسری پوزیشن نورالاسلام بن احسان اللہ نے حاصل کی۔ تمام شرکاء مقابلہ کو انعام میں ایک سوٹ، کتابوں کا ایک ضخیم سیٹ اور نقد رقم دی گئی۔ منصفین کے فرائض مولانا شفیق احمد بستوی صاحب، مولانا الطاف الرحمٰن عباسی صاحب اور مفتی عبدالمنان صاحب نے سرانجام دیئے۔

پروگرام کے بعد تمام طلبہ و علماء کے لئے طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات کو سنبھالنے کے لئے تقریباً ۱۵۰ خدام ختم نبوت پر مشتمل ۷ عدد ٹیمیں تشکیل دی گئی تھیں۔ پارکنگ اور سیکورٹی کے فرائض مولانا محمد رضوان قاسمی کی نگرانی میں حلقہ منظور کالونی کے کارکنان نے انجام دیئے۔ طلبہ کے کھانے کا نظم مولانا محمد مشتاق احمد شاہ کی نگرانی میں سائٹ ٹاؤن کے کارکنان نے سنبھالا۔ علماء کرام اور دیگر مہمانانِ خصوصی کے طعام کا نظم حافظ سید عرفان علی شاہ اور مولانا محمد وسیم کی نگرانی میں اورنگی ٹاؤن کے ساتھیوں نے سنبھالا۔ استقبالیہ کے فرائض راقم الحروف اور حافظ محمد کلیم اللہ نعمان کی نگرانی میں حلقہ صدر ٹاؤن کے کارکنان نے انجام دیئے۔ اسٹیج اور پروگرام کے دیگر انتظامی امور مولانا محمد اسحٰق مصطفیٰ اور مولانا محمد عادل غنی کی نگرانی میں ضلع ملیر کے کارکنان نے انجام دیئے۔ پروگرام میں سینکڑوں علماء کرام اور طلبہ شریک ہوئے۔ تمام اکابر حضرات نے پروگرام کی کامیابی اور احسن انتظامات کو سراہا اور انتظامیہ کو مبارکباد دی۔ اللہ رب العزت تمام خدام ختم نبوت کی ان کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے۔ ☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 32514972-32531133

جاوید احمد غامدی کے عقائد ونظریات

عقل وانصاف کی روشنی میں!

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ

جاوید احمد غامدی صاحب کا تعارف:

جناب جاوید احمد غامدی صاحب جن کا اصل نام محمد شفیق ہے۔ غامدی صاحب کریاں (پاکپتن ضلع ساہیوال) میں پیدا ہوئے۔ مذکورہ گاؤں اب قصبہ پاکپتن میں ضم ہوچکا ہے، بعدازاں خاندان سمیت لاہور میں سلطان پورہ محلے میں مقیم ہوگئے۔ ڈیفنس لاہور میں بھی آنجناب کی رہائش گاہ ہے اور اس وقت بیرون ملک سکونت اختیار کئے ہوئے ہیں۔

ان کا تعلق ککے زئی خاندان سے ہے، مگر انہوں نے اپنا نسب تبدیل کرلیا، اگرچہ نسب تبدیل کرنا بھی بہت بڑا گناہ ہے اور آج کل وہ یمن کے ایک قبیلے غامد کی نسبت سے غامدی کہلاتے ہیں۔

غامدی صاحب نے بی اے تک عصری تعلیم پائی ہے، وہ کسی دینی مدرسے کے سند یافتہ فارغ التحصیل عالم نہیں ہیں۔ ۱۹۷۰ء کی دہائی میں چند برس جماعت اسلامی (لاہور) کے رکن رہے ہیں۔ جناب مودودی صاحب سے بہت متاثر تھے، پھر مولانا امین احسن اصلاحی سے راہ ورسم پیدا کرلئے وہ مولانا اصلاحی کے باقاعدہ شاگرد نہیں ہیں، البتہ ان کے کچھ دروسِ قرآن میں ضرور شرکت کرچکے ہیں، وہ مولانا اصلاحی کا نام استعمال کرتے ہیں، ورنہ ان سے گہرے اختلافات رکھتے ہیں۔ جناب پرویز مشرف صاحب (سابق صدر پاکستان) کے دور میں ان کے ایما پران کو جنوری ۲۰۰۶ء میں کچھ عرصے کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل کا ممبر بھی بنایا گیا۔

جاوید احمد غامدی کے نظریات

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق:

☆...... عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے۔

(میزان،ص:۱۸۱تا۱۸۲،طبع ۱۳؍اپریل ۲۰۲۰ء)

حضرت مہدی علیہ الرضوان کے متعلق:

☆......قیامت کے قریب کوئی مہدی نہیں آئے گا۔(میزان،ص:۱۸۱تا۱۸۲،علاماتِ قیامت،طبع ۱۳؍اپریل۲۰۲۰ء)

قرآن مجید کی قرأتوں کے متعلق:

☆...... قرآن مجید کی صرف ایک قرأۃ ہے، باقی قرأتیں عجم کا فتنہ ہیں۔

(میزان،ص:۳۲،طبع ۱۳؍اپریل ۲۰۲۰ء)

حدیث رسول اللہ کے متعلق:

☆...... حدیث سے دین میں کسی عمل یا عقیدے کا اضافہ نہیں ہوتا۔ (میزان،ص:۱۵،طبع ۱۳؍اپریل ۲۰۲۰ء، بحوالہ مقامات،ص:۱۵۲،طبع ۵؍اکتوبر ۲۰۱۹ء)

سنتوں کے متعلق:

☆...... سنتوں کی تعداد صرف ۲۷ ہے۔

(میزان،ص:۱۴،طبع ۱۳؍اپریل ۲۰۲۰ء)

جہاد کے متعلق:

☆...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قتال کا جو حکم دیا گیا، اس کا تعلق شریعت سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے قانون اتمام حجت سے ہے۔ (میزان، ص:۵۱۰، طبع: ۱۳؍اپریل ۲۰۲۰ء)

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد غلبۂ جہاد کے لئے (اقدامی) جہاد ہمیشہ کے لئے ختم ہے۔ (میزان، ص:۶۰۲، طبع ۱۳؍ اپریل ۲۰۲۰ء، رسالہ قانونِ جہاد، ص:۴۰، طبع دوم، نومبر ۲۰۰۶ء)

فساد فی الارض کے متعلق:

☆...... اسلام میں فساد فی الارض اور قتل نفس کے علاوہ کسی بھی جرم کی سزا قتل نہیں ہے۔

(میزان،ص:۶۱۲، طبع ۱۳؍ اپریل ۲۰۲۰ء، البرہان، ص:۲۹۸،طبع ۱۰؍نومبر ۲۰۱۸ء)

مرتد کی سزا کے متعلق:

☆......مرتد کی شرعی سزا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے ساتھ خاص تھی۔

(البرہان،ص:۱۳۹تا۱۴۳،طبع ۱۰؍نومبر ۲۰۱۸ء)

☆......مرتد کی سزا: موت! اسلام کی حدود وتعزیرات میں ایک ایسی سزا کا اضافہ ہے جس کا وجود شریعت اسلامی میں ثابت نہیں ہے۔

(البرہان، ص:۱۴۳، طبع ۱۰؍ نومبر ۲۰۱۸ء)

تصوف کے متعلق:

☆...... تصوف عالمگیر ضلالت اور اسلام کے متوازن ایک الگ دین ہے۔ (البرہان، ص:۱۸۱ تا۱۹۲، طبع ۱۰/نومبر ۲۰۱۸ء)

گواہی کے متعلق:

☆...... مسلم و غیر مسلم اور مرد و عورت کی گواہی میں فرق نہیں ہے۔ (البرہان، ص: ۲۷، طبع:۱۰/نومبر ۲۰۱۸ء)

رجم وشراب نوشی کے متعلق:

☆...... رجم اور شراب نوشی کی شرعی سزا حد نہیں ہے۔ (البرہان، ص:۱۳۸ تا ۱۳۹، طبع ۱۰/نومبر ۲۰۱۸ء، مقامات، ص:۲۳۳، طبع:۵/اکتوبر ۲۰۱۹ء)

زکوٰۃ کے متعلق:

☆...... زکوٰۃ میں تملیک شرط نہیں ہے۔ (بحوالہ قانون عبادت، ص:۱۳۰، طبع دوم، اگست ۲۰۰۷ء)

☆...... زکوٰۃ کے نصاب میں ریاست کو تبدیلی کا حق حاصل ہے۔ (قانون عبادت، ص:۱۳۱، طبع دوم، اگست ۲۰۰۷ء)

داڑھی کے متعلق:

☆...... داڑھی سنت اور دین کا حصہ نہیں ہے۔ (مقامات، ص:۲۹۵ تا ۲۹۶، طبع ۵/نومبر ۲۰۱۹ء)

اجماع کے متعلق:

☆...... اجماع دین میں بدعت کا اضافہ ہے۔ (مقامات، ص:۱۶۹، طبع ۵/اکتوبر ۲۰۱۹ء)

بیمہ کے متعلق:

☆...... بیمہ جائز ہے۔ (مقامات، ص:۲۷۶ تا ۲۷۸، طبع ۵/اکتوبر ۲۰۱۹ء)

پردے کے متعلق:

☆...... دوپٹہ ہمارے ہاں مسلمانوں کی تہذیبی روایت ہے، اس کے بارے میں کوئی شرعی حکم نہیں ہے۔ (مقامات، ص:۳۰۶ تا ۳۰۷، طبع ۵/اکتوبر ۲۰۱۹ء)

اجتہاد کے متعلق:

☆...... ہر آدمی کو اجتہاد کا حق حاصل ہے۔ اجتہاد کی اہلیت کی کوئی شرائط متعین نہیں جو سمجھے کہ ایسے تفقہ فی الدین حاصل ہے، وہ اجتہاد کرسکتا ہے۔ (مقامات، ص:۱۶۶ تا ۱۶۷، طبع ۵/اکتوبر ۲۰۱۹ء)

یتیم پوتے کے متعلق:

☆...... یتیم پوتا دادے کی وراثت کا حقدار ہے، مرنے والے کی وصیت ایک ثلث تک محدود نہیں، وارثوں کے حق میں بھی وصیت درست ہے۔ (مقامات، ص:۲۸۹ تا ۲۸۵، طبع ۵/اکتوبر ۲۰۱۹ء)

شلوار، پتلون اور پاجامہ کے متعلق:

☆...... شلوار، پتلون، پاجامہ، کوٹخنوں سے نیچے رکھنا جائز ہے۔ (مقامات، ص:۲۹۷، طبع ۵/اکتوبر ۲۰۱۹ء)

جناب جاوید احمد غامدی صاحب کے یہ تمام وہ عقائد اور نظریات ہیں جو اسلام اور مسلمانوں سے بالکل ہٹ کر ہیں۔

جاوید احمد غامدی کی کتب سے حوالہ جات ملاحظہ کئے۔ غور کیجئے ہماری نوجوان نسل جن کو ایک خاص منصوبے اور سازش کے تحت دینی اداروں اور دینی مراکز سے دور رکھا گیا، عام طور پر اپنے دین ومذہب اور مسلک ومشرب سے خالی الذہن اور لاعلم ہوتی ہے، مگر چونکہ فطرتاً مذہب پسند ہوتی ہے، اس لئے جو شخص بھی دین کے نام پر جو آواز لگاتا ہے یہ نوجوان نسل دیوانہ وار اس کے پیچھے دوڑ پڑتی ہے اور اپنے جذبۂ اخلاص کی بنا پر ایسی آواز لگانے والے ہر شخص کو مخلص اور اپنا نجات دہندہ تصور کرتی ہے، لیکن پتہ تب چلتا ہے جب وہ اپنی متاع ایمان سے ہاتھ دھوبیٹھتی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی، ایران کا بہاءاللہ، فرقہ مہدویہ کا بانی محمد جون پوری، کوٹری کا گوہرشاہی، لاہور کا یوسف کذاب، پنڈی کا زید زمان عرف زید حامد اور آج ملائیشیا میں بیٹھ کر مسلمانوں کے ایمان کو متزلزل کرنے والا جاوید احمد غامدی، یہ سب وہ کردار ہیں جنہوں نے اپنے اپنے وقت میں سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان کو لوٹا اور عقیدت کا ایسا نشہ پلایا کہ آج لوگ ان کے گرویدہ اور اپنی متاعِ ایمان ان کے ہاتھوں گنوا چکے ہیں۔

آج سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ ہم چرب زبان اور طلاقت لسانی سے متصف ہر عیار اور مکار شخص کو دین ومذہب کا ترجمان اور اس کے پریشان افکار وخیالات کو دین ومذہب کی صحیح تعبیر اور تشریح سمجھ بیٹھتے ہیں۔

اب ایک نئی اپچ جو انہوں نے اختراع کی ہے وہ یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کوئی نبوت کا اعلان نہیں کیا تھا، انہوں نے تو وہی بات کی ہے جو ابن عربیؒ اور دوسرے متصوفین نے کی ہے اور بین السطور گویا وہ یہ کہنا اور تاثر دینا چاہتے ہیں کہ چونکہ صوفیاء اور مرزا غلط تعبیر میں برابر کے شریک ہیں، اس لئے یا تو دونوں ہی کو کافر قرار دو یا دونوں ہی کافر نہیں ہیں۔ امت مسلمہ چونکہ صوفیاء کو کافر قرار نہیں دیتی، اس لئے مرزا غلام احمد قادیانی بھی کافر نہیں، نعوذ باللہ من ذلک۔

جناب جاوید احمد غامدی کے اصل الفاظ یہ ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

”خود مرزا غلام احمد قادیانی کی جو تحریریں ہیں، ان میں بصراحت نبوت کے

دعوے کی کوئی دلیل نہیں۔ختم نبوت کا بھی انہوں نے کہا کہ میں اس کا قائل ہوں،لیکن میرا مطلب یہ ہے، میری.....مراد یہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ تحریر جتنی واضح ہے ان کے مقابلے میں وہ اتنی واضح نہیں ہیں، ان کے بعد مرزا بشیر الدین محمود نے معاملہ زیادہ صریح کیا کہ نہیں باقاعدہ (نبی) ہیں، ورنہ معاملہ حل ہوجاتا، اتنا...ہی رہتا جتنا صوفیاء کا تھا۔“

تفصیل میں جائے بغیر مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی چند تحریرات یہاں نقل کرتا ہوں، جن سے قارئین بآسانی یہ فیصلہ فرماسکتے ہیں کہ ان عبارات میں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت اور رسالت کا دعویٰ کیا ہے یا نہیں؟

۱:....”ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعویٰ اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں جن کو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں رہ کر اپنے معلومات کی تکمیل کرسکے، وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں کہ جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے، اس لئے باوجود اہل حق ہونے کے ان کو ندامت اٹھانی پڑتی ہے، چنانچہ چند روز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے، وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا، حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے، اس میں ایسے الفاظ، رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں، نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ۔ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہوسکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں، بلکہ اس وقت تو پہلے زمانے کی نسبت بھی بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں۔“(ایک غلطی کا ازالہ، ص:۳، روحانی خزائن، ج:۱۸، ص:۲۰۶، از مرزا قادیانی)

جناب جاوید غامدی صاحب بتایئے! آپ تو فرماتے ہیں کہ انہوں نے کبھی دعویٰ نبوت نہیں کیا، لیکن موصوف لکھ رہے ہیں کہ ایسا جواب صحیح نہیں۔حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے، اس میں ایسے الفاظ: رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں، نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ، پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہوسکتا ہے؟

۲:.....رسول اور مرسل قواعد کی اصطلاح میں صاحب شریعت نبی کو ہی کہا جاتا ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ: مرزا غلام قادیانی نے علامہ ابن عربیؒ کی طرح نبوت کی تقسیم کی ہے: تشریعی نبوت اور عام نبوت اور عام نبوت کو انہوں نے جاری مانا ہے، جس کی بنا پر آپ صرف ان کے نہیں بلکہ پورے تصوف کے مخالف ہوگئے اور آپ نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی صوفیوں کی طرح عام نبوت کے اپنے لئے جاری رہنے کا اعلان کیا ہے، حالانکہ درج بالا مرزا کی عبارت صراحتاً اعلان کررہی ہے کہ مرزا کا دعویٰ صاحب شریعت نبی ہونے کا ہے۔

۲:....”میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے، جو میرے پر نازل ہوا.....اور یہ دعویٰ امت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ نے میرا یہ نام رکھا ہے اور خدا تعالیٰ کی وحی سے صرف میں اس نام کا مستحق ہوں۔“

(حقیقۃ الوحی، ص:۳۷۸، روحانی خزائن، ج:۲۲، ص:۵۰۳ از مرزا قادیانی)

۳:....”غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گزر چکے ہیں، ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا، پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں، کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔“(حقیقۃ الوحی، ص:۳۹۱، روحانی خزائن، ج:۲۲، ص:۴۰۶-۴۰۷، از مرزا قادیانی)

۴:....”میں خدا تعالیٰ کی تیئیس برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کرسکتا ہوں۔ میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہوچکی ہیں۔“(حقیقۃ الوحی، ص:۱۵۰، روحانی خزائن، ج:۲۲، ص:۱۵۴، از مرزا قادیانی)

۵:....”اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے، جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔“ (انجام آتھم، ص:۶۲، روحانی خزائن، ج:۱۱، ص:۶۲، از مرزا قادیانی)

۶:....”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔“ (ملفوظات، ج:۵، ص:۴۴۷ طبع

جدید،ازمرزا قادیانی)

۷:....’’خداوہ خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔‘‘ (اربعین نمبر:۳، ص:۳۶ مندرجہ روحانی خزائن، ج:۱۷، ص:۴۲۶،ازمرزا قادیانی)

۸:....’’سچا خدا وہی خدا ہے، جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔‘‘ (دافع البلاء، ص:۱۱مندرجہ روحانی خزائن، ج:۱۸، ص:۲۳۱،ازمرزا قادیانی)

۹:....’’جس طرح فرعون کے پاس رسول بھیجا گیا تھا وہی الفاظ ہم کو بھی الہام ہوئے ہیں کہ تو بھی ایک رسول ہے، جیسا کہ فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا گیا تھا۔‘‘ (ملفوظات، ج:۵، ص:۱۷،طبع جدید ازمرزا قادیانی)

۱۰:....’’تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہرحال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے، قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا، کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔‘‘ (دافع البلاء، ص:۱۴، روحانی خزائن، ج:۱۸، ص:۲۳۰،ازمرزا قادیانی)

۱۱:....’’اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔‘‘ (حقیقۃ الوحی، ص:۳۸۷، روحانی خزائن، ج:۲۲، ص:۵۰۳،ازمرزا قادیانی)

۱۲:....’’مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ’’ھو الذی أرسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہ۔‘‘ (اعجاز احمدی، ص:۷ مندرجہ روحانی خزائن، ج:۱۹، ص:۱۱۳،ازمرزا قادیانی)

۱۳:....’’پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے: ’’محمد رسول اللّٰہ والذین معہٗ أشداء علی الکفار رحماء بینھم ‘‘ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ، ص:۴ مندرجہ روحانی خزائن، ج:۱۸، ص:۲۰۷،ازمرزا قادیانی)

۱۴:....’’میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں، یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ، ص:۷ مندرجہ روحانی خزائن، ج:۱۸، ص: ۲۱۱، از مرزا قادیانی)

ہم نے یہ چند حوالہ جات صرف اور صرف مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی تحریرات کے دیئے ہیں جن میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے نبی اور رسول ہونے کے دعاوی کئے ہیں، باقی جو کچھ ان کے بیٹوں مرزا بشیر الدین محمود اور مرزا بشیر احمد ایم اے نے اپنے باپ کے بارہ میں لکھا ہے، ہم نے وہ سب تحریرات یہاں نقل نہیں کیں، اس لئے کہ جناب جاوید احمد غامدی صاحب کہتے ہیں کہ مرزا کی نبوت کے بارہ میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب ان کے بیٹوں کا کیا دھرا ہے۔ یہ بھی عجیب بات ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی اولاد، ان کی تمام ذریت اور پوری قادیانیت اسے نبی، رسول، نجات دہندہ اور مسیح موعود تسلیم کرتی ہے، حتیٰ کہ انہوں نے لکھا ہے کہ:

’’حضرت مسیح موعود نے تو فرمایا ہے کہ ان کا اسلام اور ہے اور ہمارا اور، ان کا خدا اور ہے اور ہمارا خدا اور ہے، ہمارا حج اور ہے اور ان کا حج اور، اسی طرح ان سے ہر بات میں اختلاف ہے۔‘‘ (روزنامہ الفضل، قادیان، ۲۱؍اگست ۱۹۱۷ء، جلد نمبر:۵، ص:۸)

لیکن جناب جاوید احمد غامدی صاحب یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں، بلکہ وکیل صفائی کا کردار ادا کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: جیسے قادیانیوں سے الگ ہونے والا لاہوری گروپ مرزا کو ایک مجدد مانتا ہے، مرزا غلام احمد قادیانی نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا، یہ بھی جناب موصوف کی قادیانیوں کی طرح ایک تلبیس ہے۔ حالانکہ خلافت نہ ملنے کی وجہ سے قادیانیوں سے علیحدہ ہونے والا مولوی محمد علی لاہوری مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی، رسول اور اپنا نجات دہندہ سمجھتا تھا، لیکن بعد میں اس جماعت نے ضد کی اس بنا پر قادیانیوں سے الگ عقیدہ گھڑ لیا۔ امت مسلمہ کے نزدیک قادیانی گروپ ہو یا لاہوری گروپ، دونوں مرتد، زندیق اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

راقم الحروف جناب جاوید احمد غامدی سے سوال کرتا ہے کہ کیا کسی اہل تصوف نے ایسے دعوے کئے ہیں؟ جو آپ کے ممدوح مرزا غلام احمد قادیانی نے کئے ہیں؟ یا کسی صوفی اور ولی نے اپنے نہ ماننے والوں کو کافر اور جہنمی کہا ہے؟ کیا کسی ولی نے انبیاء علیہم السلام کی توہین کی ہے؟ کیا کسی ولی نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو

گالیاں دی ہیں؟ کیا کسی ولی نے حضرت فاطمہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کی گستاخیاں کی ہیں؟ کیا کسی ولی نے اپنے نہ ماننے والوں کو جنگل کے سؤر اوران کی عورتوں کو کتیا کہا ہے؟ مرزا کے وکیل صفائی پر ایک ایک سوال کا جواب دینا ضروری ہے۔

آپ سے کوئی یہ سوال بھی کرسکتا ہے کہ جو شخص انگریز کو خوش کرنے کے لئے جہاد کی منسوخی کے لئے اتنا لٹریچر لکھے کہ اس سے پچاس الماریاں بھر جائیں، اور سینکڑوں نہیں، بلکہ ہزاروں بار اپنے عقیدت مندوں میں جہاد کی منسوخی کا حکم اور اعلان کرے، کیا کسی صوفی اور بزرگ نے کبھی یہ کام کیا ہے یا کس صوفی اور ولی نے عیسائیوں کو خوش کرنے کے لئے جہاد کی منسوخی کا اعلان کیا تھا؟ جناب جاوید احمد غامدی صاحب بقول آپ کے صوفیاء کے دعاوی مرزے جیسے ہیں تو تاریخ سے بتلایا جائے کہ کس صوفی نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنے نہ ماننے والوں کو کافر اور جہنمی کہا ہے؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ظلی، بروزی، تشریعی، غیر تشریعی نبی پیدا نہیں ہوگا، اس کو عقیدۂ ختم نبوت کہا جاتا ہے۔ یہ عقیدہ قرآن کریم کی سو آیات، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسو دس سے زائد احادیث سے مؤکد اور اجماعِ امت سے ثابت ہے، جس کا منکر دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا:

’’إنہ سیکون فی أمتی کذابون ثلاثون وفی روایۃ دجالون کلھم یزعم أنہٗ نبی، أنا خاتم النبیین لانبی بعدی۔‘‘

ترجمہ: ’’عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے (ظاہر) ہوں گے اور ایک روایت میں (کذابون کی جگہ) دجالون (کا لفظ) ہے، ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں اسود عنسی بدبخت نے نبوت کا اعلان کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق واصل جہنم ہوا۔ مسیلمہ کذاب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں دعویٰ نبوت کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کے خلاف جہاد کر کے اسے اور اس کے ماننے والوں کو واصل جہنم کیا۔

برصغیر میں انگریز تجارت کے بہانے گھسا، مسلم بادشاہوں کی عیاشیوں اور غفلتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انگریز عیار نے ان سے ملک چھین لیا، مخلص مسلم عوام نے اس کے خلاف علم جہاد بلند کیا، جس کی پاداش میں ہزاروں نہیں، بلکہ لاکھوں مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا، لیکن مسلم عوام کا جذبۂ جہاد سرد نہ ہوا تو انگریز نے ایک اور چال چلی کہ انہیں میں سے کوئی مصلح، مبلغ اسلام، مجدد، مہدی، مثیل مسیح، مسیح موعود، حتیٰ کہ نبی اور رسول کے درجہ پر اسے پہنچا کر اس سے جہاد کی منسوخی کا اعلان کرایا جائے۔ اس کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی سے بہتر ان کو کوئی آدمی نہ مل سکا، کیونکہ یہ خاندان انگریز کا پرانا وفادار تھا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مرزا غلام احمد کے باپ مرزا غلام مرتضیٰ نے پچاس گھوڑے انگریز کو عطیہ کئے تھے۔ انگریز کے دربار میں اس کے باپ کے لئے اسپیشل نشست مقرر تھی، اس لئے انہوں نے مرزا پر ہاتھ رکھا اور یہ سارے دعوے اس سے کرائے۔ آج پوری امت مسلمہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے قادیانیوں کو مرتد، زندیق اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتی ہے۔ یہی فیصلہ پوری دنیا کی ۱۴۴ تنظیموں نے رابطہ عالم اسلامی کے پلیٹ فارم سے کیا۔ یہی فیصلہ پاکستان کی قومی اسمبلی نے ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء میں متفقہ طور پر کیا اور یہی فیصلہ ہر اس عدالت نے کیا جہاں جہاں قادیانی اپنی درخواستیں لے کر گئے۔ ان عدالتوں میں فیصلہ کرنے والے جج ہندو بھی تھے اور یہودی بھی، ہر ایک نے چاہے اندرون ملک کی عدالتیں ہوں یا بیرون ملک کی، سب نے یہی فیصلہ کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن ایک جناب جاوید غامدی صاحب ہیں جو اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ ہم ان کے چاہنے والوں سے یہی سوال کرتے ہیں کہ فیصلہ آپ کریں۔ ایک جاوید احمد غامدی غلط راہ پر ہے یا پوری مسلم برادری؟ جاوید احمد غامدی کی سوچ اور فکر غلط ہے یا پوری پاکستانی قومی اسمبلی اور چھوٹی عدالت سے عدالت عظمیٰ تک؟ فیصلہ آپ کے اختیار میں ہے۔ قبر اور حشر میں ہر ایک نے اپنا جواب دینا ہے، کوئی کسی کا ساتھ نہیں دے گا۔ اور دنیا میں سب سے قیمتی چیز متاعِ ایمان ہے۔ اگر آج کسی کی عقیدت کے نشہ میں یہ متاع لٹ گئی تو بتایئے خسارے کے علاوہ کیا ملے گا؟ ’’خسر الدنیا والآخرۃ ذٰلک ھو الخسران المبین۔‘‘ ☆☆

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ

(پیدائش:۱۸۵۱ء ...... وفات:۳۰؍نومبر ۱۹۲۰ء)

دیوبند مقبرہ قاسمی میں حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک ہے۔ دیوبند میں ایک بزرگ عالم دین جن کا نام مولانا ذوالفقار علی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ حق تعالیٰ نے انہیں دینی ودنیاوی وجاہتوں سے نوازا تھا۔ دیوان حماسہ، دیوان متنبّی، قصیدہ بردہ، قصیدہ بانت سعاد کی شروح تسہیل الدّراستہ، تسہیل البیان، عطرالوردہ، اورالارشاد کے نام سے تحریر فرمائیں۔ اس سے ان کے عربی ادب کے ذوق عالی کا انکشاف ہوتا ہے۔ ان کی دوصاحبزادیاں اور چار صاحبزادے تھے۔ بڑے صاحبزادہ کا نام محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ تجویز ہوا، جو بمقام بریلی پیدا ہوئے (کہ ان دنوں آپ کے والد ملازمت کے سلسلہ میں اہل وعیال سمیت یہاں پر مقیم تھے) محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ چھ سال کے ہوئے تو قرآن مجید کی بسم اللہ کرائی گئی۔ میاں جی عبداللطیف صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن مجیداور ابتدائی فارسی کی کتب پڑھیں۔ فارسی کتب کی تکمیل اور عربی کی ابتدائی کتب اپنے چچا مولانا مہتاب علی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔ ۱۵؍محرم ۱۲۸۳ھ کو دیوبند میں عربی مدرسہ کا قیام حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت حاجی عابد حسین رحمۃ اللہ علیہ نے کیا تو یہی طالب محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ اس مدرسہ کے پہلے طالب علم قرار پائے۔ کل ۲۱؍طالب علم تھے جن سے دارالعلوم دیوبند کا آغاز ہوا۔ پہلا سبق طالب علم محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ نے استاذ ملّا محمود رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا۔ تعلیمی سال کے اختتام یعنی امتحان تک ۷۸ طالب علم ہوئے تھے۔ طلبہ کی کثرت ہوئی تو حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ زادہ حضرت مولانا محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہ صدر مدرس کے طور پر تشریف لائے۔ ۱۲۸۴ھ میں مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ نے مختصر معانی وغیرہ کا امتحان دیا۔ ۱۲۸۵ھ کو مشکوٰۃ شریف مکمل کی۔ ۱۲۸۶ھ کو حدیث ودیگر کتب حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کے پڑھنے کا انداز یہ تھا کہ جہاں حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے جاتے حضرت مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ آپ کے ہمراہ ہوتے۔ میرٹھ، دہلی، دیوبند غرض سفر وحضر میں سلسلہ تعلیم جاری رہتا۔ ۱۲۸۹ھ میں آپ مکمل حدیث کی کتب اور تکمیل کی کتب سے فارغ ہوگئے اور اسی سال ہی معین مدرس کے طور پر آپ نے اپنی مادر علمی دارالعلوم دیوبند میں پڑھانا بھی شروع کر دیا۔ ۱۲۹۰ھ میں آپ کی دستار بندی ہوئی۔ ۱۲۹۲ھ میں باقاعدہ مدرس چہارم کے طور پر آپ کا تقرر ہوا۔ آپ کے والد گرامی نہیں چاہتے تھے کہ مدرسہ سے آپ تنخواہ لیں۔ لیکن مدرسہ کے مصالح کے پیش نظر آپ نے انکار نہ کیا۔ اسی زمانہ میں اہتمام حضرت مولانا رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھا جو سلسلہ نقشبندیہ کے بہت بڑے شیخ وقت تھے۔ اس دور میں مدرس چہارم کی تنخواہ پندرہ روپیہ ماہانہ تھی جو آپ نے لینی شروع کی۔ آپ فرماتے تھے کہ اس زمانہ میں قدوری، قطبی پڑھانا بھی غنیمت تھا۔ لیکن طلباء کو آپ نے بڑی بڑی کتابیں بھی پڑھائیں۔ ۱۲۹۳ھ میں آپ نے ترمذی شریف پڑھائی۔ ۱۲۹۵ھ میں بخاری شریف آپ نے پڑھائی۔ ۱۲۹۴ھ میں حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ آپ حج پر تشریف لے گئے۔ اسی سفر میں حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمانے پر حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ مجددی نے جوان دنوں مدینہ طیبہ میں قیام پذیر تھے آپ کو سند حدیث کی اجازت دی۔ ۱۲۹۷ھ میں حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا، ۱۳۰۲ھ میں حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو حضرت مولانا سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جوفنون کے امام مانے جاتے تھے۔ مدرس اوّل مقرر کیا۔ ۱۳۰۵ھ میں وہ بھوپال تشریف لے گئے تو حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ صدر مدرس قرار پائے۔ ۱۳۰۵ھ سے ۱۳۳۹ھ تک تینتیس سال کا عرصہ آپ دارالعلوم ایسے ادارہ کے صدرالمدرسین رہے۔ کل پڑھانے کا دورشمار کیا جائے وہ تو نصف صدی کو محیط ہوگا۔ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے باصرار وبتکرار عرض کیا کہ دارالعلوم میں بغیر مشاہرہ کے میری خدمات کو قبول فرمایا جائے۔ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت نہ دی۔ آپ کے وصال کے بعد آپ نے مشاہرہ لینا بند کر دیا۔

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کا وجود اہل ہند کے لئے انعام الٰہی تھا۔ بیک وقت آپ نے درس وتدریس کے علاوہ تحریک آزادی کے لئے بھی کام کیا۔ کانگریس کی تحریک آزادی، جمعیۃ علماء ہند، تحریک ترک موالات، تحریک ریشمی رومال سے لے کر مالٹا کی قیدوبند تک کی آپ کی گرانقدر مجاہدانہ سرگرمیوں کو کوئی مؤرخ کیسے نظر انداز کرسکتا ہے۔ آپ ۸؍جون ۱۹۲۰ء کو سالہا سال کی قید سے رہائی کے بعد ہند میں تشریف فرما ہوئے۔ اپنے استاذ کے قدموں میں محواستراحت ہوئے۔

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا قادیانی کے خلاف یہ فتویٰ دیا: ”جن مسائل کو قادیانی کی طرف منسوب کیا گیا ہے ان کو بلاشک نصوص قرآن وحدیث رد کررہی ہیں اور وہ باجماع المسلمین مردود ہیں۔ جاہل یا گمراہ کے سوا ایسے عقائد کا معتقد کوئی نہیں ہوسکتا۔“ (چمنستانِ ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ، جلد:۳، ص:۳۴۹، از: حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

ختم نبوت کورس کہروڑپکا: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامعہ دارالعلوم میں ختم نبوت کورس منعقد ہوا، جس کی صدارت مقامی امیر اور ناظم جامعہ مولانا منیر احمد ریحان نے کی۔ مندرجہ ذیل مبلغین کے اسباق ہوئے۔ یکم نومبر مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان نے ختم نبوت عقیدہ کی اہمیت وضرورت پر بیان فرمایا۔ ۲رنومبر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے حیات عیسیٰ علیہ السلام پر لیکچر دیا، جس میں حیات اور رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام پر قادیانی شبہات کے جوابات دیئے۔ ۳رنومبر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مبلغ مولانا محمد خبیب نے امام مہدی علیہ الرضوان کا ظہور، دجال کا خروج پر لیکچر دیا۔ ۴رنومبر محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اوصاف نبوت اور مرزا قادیانی کے عنوان پر سبق پڑھایا اور کورس کا دورانیہ بعد نماز ظہر ۲ تا ۳ بجے رہا۔ مجلس ضلع ملتان کے مبلغ مولانا محمد وسیم اسلام اور خوشاب کے مبلغ مولانا محمد نعیم کے بھی بیانات ہوئے۔ جامعہ دارالعلوم کی عمارت کسی مخیرؒ نے تعمیر کرا کر مولانا مفتی ظفر اقبال چیچہ وطنی کے سپرد کی۔ مولانا مذکور نے مولانا منیر احمد ریحان سابق مدرس جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے سپرد فرمایا، درجہ عالیہ تک اسباق ہورہے ہیں۔

جامعہ باب العلوم میں حاضری: جامعہ باب العلوم بندہ کا مادر علمی ہے۔ جہاں دوسال تک تعلیم حاصل کرتا رہا۔ مشکوٰۃ شریف اور دورۂ حدیث شریف یہیں سے کیا۔ حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی نور اللہ مرقدہ کی قبر مبارک پر حاضری دی۔ جامعہ کے اساتذہ کرام جو راقم کے بھی استاذ ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد مدظلہ، استاذ الحدیث حضرت الشیخ مولانا خبیب احمد مدظلہ کی خدمت میں حاضری دی اور ان سے دعائیں لیں۔

ختم نبوت کورس لودھراں: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں کے زیراہتمام مقامی امیر مولانا محمد مرتضیٰ کی صدارت اور انتظام سے جامع مسجد ریلوے اسٹیشن میں چار روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ درجہ ذیل مبلغین نے لیکچر دیئے۔ یکم نومبر مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت پر سبق پڑھایا۔ ۲رنومبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے حیات ورفع و نزول مسیح علیہ السلام کے عنوان پر لیکچر دیا۔ نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول علامات کا مرزا قادیانی سے تقابل کر کے اس کی مسیحیت کے پرخچے اڑائے۔ ۳رنومبر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مبلغ مولانا محمد خبیب نے امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور اور دجال کے خروج اور ان کی علامات پر سیر حاصل گفتگو کی۔ ۴رنومبر راقم الحروف نے اوصافِ نبوت کو شرح وبسط سے بیان کیا اور مرزا قادیانی میں نبوت کی اوصاف تو درکنار اس میں شریف آدمی کی اوصاف وعلامات نہیں پائی جاتیں۔ مولانا محمد مرتضیٰ متحرک جماعتی ساتھی ہیں۔ ان کے والد ماجد مولانا محمد موسیٰؒ کو ہم نے بارہا دیکھا کہ ایک ٹوٹی پھوٹی سائیکل پر لودھراں و مضافات میں قادیانیت کا تعاقب کرتے نظر آئے۔ مولانا محمد مرتضیٰ نے اپنے والد کا مشن سنبھالا ہوا ہے۔ کورس کی فہرست نظر سے گزری کہ مردوں میں سے ۹۲ حضرات نے کورس میں شرکت کے لئے درخواست دی، جبکہ خواتین و بنات میں دوسو کے قریب خواتین نے شرکت کی۔ اللہ پاک اس کے دوررس اثرات مرتب فرمائیں۔

جامع مسجد قبا: جلال پور پیر والا روڈ پر ریلوے پھاٹک کراس کریں تو لودھراں سے جاتے ہوئے بائیں طرف مولانا محمد ابن مولانا اللہ بخش مدظلہ نے مسجد تعمیر کی ہے۔ مولانا اللہ بخش مدظلہ ہمارے باب العلوم کی تعلیم کے زمانہ میں استاذ تھے، کافی عرصہ باب العلوم میں استاذ رہے۔ بعدازاں جامعہ سراج العلوم لودھراں کو آپ کی علمی اور تدریسی شہرت نے چار چاند لگائے آپ نے اپنی جوانی اور بڑھاپے کے آغاز کے سال مدرسہ سراج العلوم میں خرچ کئے، جب آپ نے بڑھاپے میں قدم رکھا اور قویٰ نے آہستہ آہستہ جواب دینا شروع کر دیا تو انہیں فارغ کر دیا گیا، کچھ سال آپ دنیا پور کے مدرسہ خلفائے راشدین میں بھی استاذ رہے تو انہیں یہ کہہ کر تدریس کی خدمت سے معزول کر دیا گیا کہ مدرسہ مزید آپ کی خدمات کا متحمل نہیں ہے تو آپ کے

فرزند ارجمند مولانا محمد نے لودھراں ریلوے پھاٹک کراس کرکے مسجد بنائی ہے وہاں استاذ محترم بے بسی و بے کسی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ یادداشت کمزور ہوگئی ہے۔اللہ پاک استاذ محترم کو صحت وسلامتی والی عمر دراز نصیب فرمائیں اوراہل مدارس کو ایسے اساتذہ کرام جن کی جوانیاں ادارہ کی خدمت میں گزریں بڑھاپے اور معذوری کی صورت میں ان کی خدمت کی توفیق نصیب فرمائیں۔

عظمت خاتم الرسل سیمینار: تحریک فدایانِ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۶/نومبر کو ''رضا ہال'' (ضلع کونسل ہال ملتان) میں سیمینار منعقد ہوا،جس کی صدارت تحریک کے صدر ڈاکٹر حافظ خبیب احمد جمال نے کی جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض قاری محمد عباس ارشد ناظم اعلیٰ نے سرانجام دیئے۔ سیمینار سے علامہ عبدالحق مجاہد،مولانا صاحبزادہ محمد قادری جلال پور پیر والا،مولانا حسن ناصر،مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ ثالث بخاری،مولانا احمد علی ثانی لاہوری اور محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔سیّدعزیز الرحمٰن شاہ نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ سیمینار نشستوں کے مطابق بھرپور تھا۔ مقررین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا،مقررین نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو بھی سراہا۔سیمینار رات گئے تک جاری رہ کر مولانا احمد علی ثانی لاہوری کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ مولانا احمد علی لاہوری حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کے پڑ پوتے اور مولانا میاں محمد اجمل قادری مدظلہ کے فرزند ارجمند ہیں۔ مولانا سیّد عطاء اللہ ثالث حضرت امیر شریعتؒ کے پوتے اور مولانا سیّد عطاء المومن بخاریؒ کے فرزند ارجمند ہیں۔

سناواں میں جلسہ: جامع مسجد آمنہ سناواں کوٹ ادو میں ۷/اکتوبر بعد نماز مغرب جلسہ سیرت منعقد ہوا۔صدارت مقامی امیر مولانا محمد ابوبکر نے کی۔تلاوت ونعت کے بعد محمد اسماعیل شجاع آبادی نے امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور،حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور دجال کے خروج پر بیان کیا۔عرض کیا کہ چونکہ دجال روئے زمین پر سب سے بڑا فتنہ ہے،لہٰذا اس کے مقابلہ کے لئے بڑی شخصیت کی ضرورت ہے اور سب سے بڑی شخصیت نبی کی ہوتی ہے، چونکہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہونا تھا۔اس لئے اللہ پاک نے پہلے سے ایک نبی کو آسمان پر اٹھالیا اور اس کی ڈیوٹی یہ لگائی کہ جب دجال کا خروج ہو تو آپ آسمان سے زمین پر جاکر دجال قتل کریں،چنانچہ امت مسلمہ کے متفقہ عقیدہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ موجود ہیں۔قیامت کے قریب تشریف لاکر دجال کو قتل کریں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی اور خلیفہ ہوں گے۔جامع مسجد آمنہ کے بانی حاجی الٰہی بخش چالیس سال سے مدینہ طیبہ میں مقیم ہیں اس کا سنگ بنیاد ۲۰۰۰ء میں رکھا گیا۔ اس وقت قاری خلیل احمد امامت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

ختم نبوت چوک کا افتتاح: سناواں ریلوے اسٹیشن کے مغرب میں واقع ایک چوک کا نام ختم نبوت رکھا گیا اور ضلع کونسل مظفرگڑھ کی باقاعدہ منظوری سے اس کا افتتاح بھی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اپنی دعا سے کیا۔

سیّدنا صدیق اکبر چوک کا افتتاح: ایسے ہی شہر کے مشہور چوک کا نام خلیفۃ الرسول بلافصل، تحریک ختم نبوت کے پہلے قائد سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام پر ضلع کونسل مظفرگڑھ کی منظوری سے سیّدنا صدیق اکبر چوک رکھا۔اس کا افتتاح بھی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کثیر تعداد میں علماء کرام کی موجودگی میں اپنی دعا سے کیا۔ رات آرام و قیام چلڈرن اسپیشلسٹ ڈاکٹر عبدالشکور کے پاس رہا۔

جامع مسجد لال خانیوال: ۹/نومبر مغرب کی نماز کے بعد لال مسجد خانیوال میں ضلعی مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی نے درس کا اہتمام کیا۔ایک سو کے قریب نمازیوں میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت پر بیان ہوا۔

خانقاہ مالکیہ: سلسلۂ نقشبندیہ کے مشہور شیخ حضرت مولانا خلیفہ خواجہ عبدالمالک صدیقیؒ جو قطب الارشاد حضرت شاہ فضل علی قریشیؒ کے خلیفہ تھے۔انہوں نے خانیوال میں عظیم الشان ''جامع مسجد المینار'' کے نام سے تعمیر کرائی۔ حضرت مرحوم کی وفات کے بعد ان کے اکلوتے فرزند ارجمند مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی مدظلہ نے نظم سنبھالا۔ موصوف شیخ طریقت ہونے کے ساتھ ساتھ شعلہ بیان خطیب بھی ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خانیوال کے امیر ہیں۔ ہر سال آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں نہ صرف شرکت فرماتے ہیں، بلکہ ان کا بیان عالیشان بھی ہوتا ہے۔ امسال بھی موصوف کا شاندار اور مختصر بیان بمصداق ''خیرالکلام ماقل و دل'' ہوا۔ ۹/نومبر رات کا آرام وقیام حضرت خواجہ صاحب کی خانقاہ میں ہوا اور ۱۰/نومبر صبح کی نماز کے بعد

مختصر بیان بھی ہوا، جس کا اعلان حضرت خواجہ صاحب نے خود فرمایا۔

جامعۃ السراج چیچہ وطنی: جامعہ کے بانی مولانا مفتی ظفر اقبال ہمارے استاذ جی حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے تلامذہ میں سے ہیں آپ نے بورے والا روڈ چیچہ وطنی میں جامعۃ السراج کے نام سے وسیع وعریض رقبہ خرید کر خوبصورت جامع مسجد تعمیر کی اور مدرسہ کے فی الحال چھپر نما چند کمرے تعمیر کئے۔ مدرسہ میں ایک سو کے قریب طلبہ سات اساتذہ کرام کی نگرانی میں تعلیم و تربیت کے مراحل طے کر رہے ہیں۔ خانیوال سے سفر کرکے دوپہر کا آرام وطعام ان کے ہاں کیا اور ظہر کی نماز کے بعد طلبہ واساتذہ کرام سے بیان کا موقع بھی نصیب ہوا۔ ڈاکٹر محمد اعظم چیمہ ہمارے بہاولپور کے زمانہ کے احباب میں سے ہیں۔ تھوڑی دیر ظہر کی نماز کے بعد ان کی مجلس ومحفل میں شرکت کی۔

جامعہ محمدیہ ساہیوال: ساہیوال کی مضافاتی آبادی جواب شہر کا حصہ ہے مولانا قاری عبدالجبار مدظلہ جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے ناظم اعلیٰ ہیں نے جامعہ محمدیہ کے نام سے چک نمبر ۸۵/۶ ایل میں ادارہ قائم کیا، جماعتی رفقاء کے ساہیوال میں میزبان ہوتے ہیں۔ ۲۷/اکتوبر کو ان کی جواں سال بہو قاری محمد عثمان مالکی سلمہ کی اہلیہ محترمہ کا انتقال ہوا جن کے بطن سے قاری محمد عثمان کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ عالمہ، فاضلہ، یہ نوجوان بچی تھی۔ برین ہمبرج اور زچگی کی حالت میں ان کا انتقال ہوا۔ دو تین روز کے بعد قاری عبدالجبار مدظلہ کی بڑی ہمشیرہ کا انتقال ہوا۔ ہم چناب نگر کے اجتماع میں مصروف تھے۔ ہمشیرہ محترمہ کے جنازہ میں تو ہمارے مولانا محمد انس، مولانا محمد وسیم، مولانا عبدالحکیم شریک ہوگئے۔ راقم شریک نہ ہوسکا تو ۱۰/نومبر کو ان کی تعزیت کے لئے حاضری ہوئی اور ان کے قائم کردہ ”جامعہ محمدیہ“ کی جامع مسجد میں ”فلسفۂ موت“ کے عنوان پر بیان ہوا اور رات کا قیام بھی موصوف کے پاس رہا۔ چک مذکور کی جامع مسجد میں جس کے امام وخطیب مولانا قاری عبدالجبار مدظلہ ہیں ۱۱/نومبر صبح کی نماز کے بعد بیان ہوا اور موتی کی مغفرت کے لئے ایصالِ ثواب اور دعا کی گئی۔ اللہ پاک حضرت قاری صاحب کے خاندان کو یہ دوہرا صدمہ برداشت کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ ساہیوال میں دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے۔ عمارت چھت تک پہنچ چکی ہیں۔

چک ۱۲/۴۲ ایل چیچہ وطنی میں: ظہر کی نماز کے بعد بیان ہوا۔ چک مذکور کی بنیاد ۱۹۲۴ء میں رکھی گئی اور اسی سال مسجد کا سنگ بنیاد بھی رکھا گیا۔ مولانا محمد صدیقؒ خانقاہ سراجیہ سے متعلق تھے۔ کمیر کے قریب کسی چک میں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے کہ آپ نے اپنے مرشد حضرت مولانا محمد عبداللہ لدھیانویؒ حضرت ثانی خانقاہ سراجیہ کو دعوت دی تو اہلِ بدعات نے شور مچا دیا کہ یہ پیر وہابی ہیں، خطیب صاحب پیر کو چھوڑ دیں یا ہماری امامت چھوڑ دیں تو مولانا محمد صدیقؒ نے امامت وخطابت چھوڑ دی، لیکن خانقاہ سراجیہ کو نہیں چھوڑا اور موصوف خانقاہ شریف تشریف لے گئے۔ حضرت ثانی رحلت فرما چکے ہیں اور خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد رحمہ اللہ مسند نشین تھے تو مولانا نے حضرت والا کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آپ خانقاہ شریف میں قیام فرمائیں اللہ پاک کوئی انتظام فرمادیں گے۔ چک نمبر ۴۲ کے حاجی عبدالرشید چیمہؒ نے جو خانقاہ شریف سے متعلق تھے۔ خانقاہ جاکر حضرت خواجہ صاحبؒ سے استدعا کی کہ کسی عالم دین کی تقرری فرمادیں تو حضرتؒ نے ۱۹۶۷ء میں مولانا محمد صدیقؒ کی تقرری فرمادی اور موصوف ۱۹۸۳ء تک امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ۱۹۸۳ء میں ان کے انتقال کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا محمد عبدالباقیؒ خطیب مقرر ہوئے۔ موصوف جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں پڑھتے رہے اور غالباً جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ سے دورۂ حدیث شریف کیا۔ ذی استعداد عالم دین تھے۔ تقریر و تحریر اور فن مناظرہ میں دسترس رکھتے تھے۔ کئی ایک موضوعات پر رسائل لکھے۔ امام اعظم سراج الائمہ، امام الامہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے فدائی و شیدائی تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور تحریک ختم نبوت کے والا وشیدا تھے۔ کئی مرتبہ ان سے جلسوں اور اجتماعات میں ملاقات ہوئی۔ ۲۴/اکتوبر ۲۰۲۱ء کو انتقال فرمایا وصیت تھی کہ میری نماز جنازہ خانقاہ سراجیہ کے مسند نشین حضرت صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ پڑھائیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے یکے بعد دیگرے دو آپریشن ہوئے اور فرمایا کہ اگر مرشد تشریف نہ لاسکیں تو جامعہ خیر المدارس ملتان کے شعبۂ دعوت و ارشاد کے انچارج مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی مدظلہ میری نماز جنازہ پڑھائیں۔ چنانچہ حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ راقم چونکہ چناب نگر کانفرنس کے سلسلہ

میں چناب نگر میں مصروف تھا جنازہ اور تعزیت کے لئے حاضری نہ ہوسکی تو مولانا عبدالحکیم نعمانی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال و پاکپتن شریف نے ملاقات کی سبیل پیدا کی اور ۱۱؍نومبر ظہر کی نماز ان کی مسجد میں ادا کی اور ان کی عظیم خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔

چک نمبر ۱۱۱ میں عصر کی نماز کے بعد درس:

قیام پاکستان کے بعد راجپوت برادری کے کئی ایک گھرانے ہجرت کرکے پاکستان آئے اور چیچہ وطنی کے چک مذکور میں قیام پذیر ہوئے، ان میں سے ایک گھرانہ حاجی فتح محمدؒ کا تھا جو لدھیانہ مشرقی پنجاب سے ہجرت کرکے آیا۔ حاجی صاحب نے دوشادیاں کیں۔ ان کی ایک بیوی سے تین بیٹے ہوئے۔ ایک نام محمد سالم تھا جو بچپن میں فوت ہوگیا، دوسرے کا نام محمد اعظم تیسرے کا نام محمد عالم رکھا۔ محمد اعظم ۱۰؍شوال المکرّم ۱۳۸۰ھ مطابق ۲۸؍نومبر ۱۹۶۱ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم دارالعلوم ربانیہ پھلور سے حاصل کی۔ پھر چیچہ وطنی مولانا محمد ارشادؒ کے جامعہ اسلامیہ میں، چنیوٹ مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کے جامعہ عربیہ میں بھی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۸۴ء میں دورۂ حدیث شریف جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی سے کیا۔ ۴؍مارچ ۱۹۹۰ء کو جھنگ سے قومی وصوبائی الیکشن میں حصہ لیا۔ قومی اسمبلی میں سات ہزار اور صوبائی اسمبلی میں پندرہ ہزار کی لیڈ سے کامیابی حاصل کی۔ ۶؍اکتوبر ۲۰۰۳ء کو قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے جارہے تھے کہ سبائی گولیوں کا نشانہ بنے اور شہادت سے سرفراز ہوئے۔ یہ مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ تھے، جن کے آبائی چک میں ۱۱؍نومبر عصر کی نماز کے بعد بیان کیا۔ جامع مسجد کے امام و خطیب مولانا رفاقت علی فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور کی دعوت پر حاضری ہوئی اور بیان کا موقع ملا۔ رات کا قیام مولانا سعد اللہ لدھیانوی سلمہ کے ہاں جامع مسجد بلال غلہ منڈی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں رہا۔ مولانا سعد اللہ ہمارے مخدوم مولانا محمد عبداللہ لدھیانویؒ کے فرزند ارجمند اور متحرک وفعال عالم دین ہیں، لوگوں کے سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ ۱۲؍اکتوبر صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد بلال میں درس و بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔

خطبہ جمعہ: ۱۲؍اکتوبر جمعۃ المبارک کا خطبہ سمندری کی جامع مسجد صراط الجنہ میں ہوا۔

مولانا سیّد ابوذر بخاریؒ کی بیوہ کا انتقال

جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سیّد ابوذر بخاریؒ کی بیوہ، مولانا حافظ محمد معاویہ بخاری کی والدہ محترمہ ۸۳ سال کی عمر میں انتقال فرماگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ انہوں نے ایک عرصہ دراز تک اپنے شوہر نامدار کی خدمت میں وقت گزارا اور اللہ پاک نے انہیں سیّد محمد معاویہ مدظلہ جیسا ہونہار فرزند ارجمند عطا فرمایا مرحومہ صابرہ، شاکرہ، عابدہ، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند خاتون تھیں۔ آخری چند یوم کے علاوہ کسی کی محتاج نہیں ہوئیں۔ اپنا کھانا خود پکانے کی کوشش فرماتیں اور اس نقطۂ نظر سے کہ اگر میں چارپائی کی نذر ہوگئی تو پھر نہیں اٹھ سکوں گی۔ ۸؍نومبر ۲۰۲۱ء شام کو انتقال فرمایا، اگلے دن ۹؍نومبر کو لانگے خان کے تاریخی باغ میں نبیرہ امیر شریعت سیّد کفیل شاہ بخاری ومرکزی امیر مجلس احرار اسلام کی امامت میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی، جس میں ہزاروں علماء کرام، مشائخ عظام، حفاظ وقراأ اور صالح مسلمانوں نے شرکت کی۔ راقم جب شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی سرکردگی میں عرصہ دراز کے بعد لانگے خان باغ میں حاضر ہوا تو اس کی تاریخی حیثیت یاد آگئی۔ یہ وہ باغ ہے، جسے قیام پاکستان سے پہلے آزادیٔ ہند کے سلسلہ میں قائدین تحریک آزادی کی تحریک کا مرکز ہونے کی حیثیت حاصل ہے۔ اسی باغ میں امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے کئی مرتبہ خطاب فرمایا۔ مجلس احرار اسلام، جامعہ قاسم العلوم اور دیگر اداروں کے تین تین روزہ جلسے ہوتے تھے۔ اسی باغ میں قیام پاکستان سے پہلے شاہ جیؒ خطاب فرمارہے تھے، جب شاہ جیؒ کی تقریر جوبن پر پہنچی تو جلسہ گاہ کے درمیان سے ایک مجذوب کھڑا ہوا اور اس نے شاہ جیؒ سے کہا: ’’شالا اتھائیں دفن ہوویں‘‘ آپ کی قبر یہاں بنے، چنانچہ لانگے خان باغ سے شمال مغرب کی طرف واقع قبرستان میں شاہ جیؒ مدفون ہیں۔ ان کے ساتھ ان کے چاروں صاحبزادگان حضرت مولانا سیّد ابوذر بخاریؒ (حافظ سیّد عطاء المنعم) المعروف حافظ جی، مولانا سیّد عطاء المومن، مولانا سیّد عطاء المحسن، مولانا سیّد عطاء المہیمن بخاری نور اللہ مراقدہم آرام فرما ہیں اور آج شاہ جیؒ کی بڑی بہو اپنے شوہر نامدار کے ساتھ تدفین کے مراحل سے گزریں۔ اللہ پاک مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور ہمارے شاہ جیؒ کے خاندان کو قیامت تک سرسبز وشاداب رکھیں اور حافظ قاری محمد معاویہ بخاری مدظلہ اور ان کے بھائی اور بہنوں کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دیں۔ شاہ جیؒ کے اسی احاطہ سے باہر شاہ جیؒ کے قدموں کی طرف ہمارے مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کی ایک صاحبزادی محترمہ طاہرہ بتول بھی آرام فرما ہیں۔ اللہ پاک اس قبرستان کے تمام موتی کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

سمندری کی وجہ تسمیہ دو بتلائی جاتی ہیں: ’’سہ مندر‘‘ قیام پاکستان سے پہلے یہاں تین مندر تھے۔ سہ فارسی زبان کا لفظ ہے، جس کا معنی تین ہے۔ سہ مندری تین مندروں والا علاقہ۔ سہ مندری سے سمندری بن گیا۔ دوسری وجہ تسمیہ یہ بتلائی جاتی ہے کہ سمندری ایک ہندو خاتون تھی، جس کے پاس زمین کا بڑا رقبہ تھا۔ شہر آباد ہوا تو اس کی وجہ سے سمندری نام رکھا گیا۔ واللہ اعلم۔ یہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا قاری محمد یونس مدظلہ ہیں، جبکہ مسجد و مدرسہ کے متولی و مہتمم مولانا قاری احتشام الحق ہیں۔ ان کی استدعا پر ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب نے جمعہ کا پروگرام ترتیب دیا۔ خطاب کے دوران ایسا محسوس ہوا کہ یہ گفتگو نئی ہے۔ اس عنوان پر کبھی گفتگو نہیں ہوئی۔ سینکڑوں افراد تک ختم نبوت کا پیغام پہنچا۔

جامعہ عمر فاروق میں حاضری: جامعہ عمر فاروق سمندری کے راوی محلّہ میں واقع ہے۔ جامعہ عمر فاروق کے بانی ہمارے تعلیم کے زمانہ کے ایک سال کے فرق سے ساتھی مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ تھے جو آگے چل کر سپاہ کے صدر بنے اور ملک کے معروف عالم دین اور کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ اللہ پاک نے انہیں زرخیر دل و دماغ سے سرفراز فرمایا۔ آپ بھی سبائیت کا نشانہ بنتے ہوئے ایک بم دھماکا میں شہید ہوئے۔ ان کے فرزند ارجمند مولانا ریحان احمد فاروقی سلمہ میرے مرحوم بیٹے مولانا ابوبکر صدیقؒ کے تعلیم کے ساتھی ہیں، راقم کو چچا جان کہہ کر پکارتے ہیں ان کی فرمائش پر جامعہ میں حاضری دی اور پرانی یادیں تازہ کیں۔

جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات: جامعہ کے بانی میرے دادا پیر مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی عبدالستارؒ جو جامعہ خیرالمدارس ملتان کے صدر مفتی اور برکۃ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ کے خلیفہ مجاز تھے۔ میرے شیخ حضرت اقدس مولانا سیّد جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم کو حضرت مفتی صاحبؒ سے سلسلۂ چشتیہ میں خلافت حاصل ہے۔ حضرت مفتی صاحبؒ کے فرزند ارجمند مولانا مفتی مقصود احمد میرے پیر بھائی بھی ہیں۔ ان کے حکم پر ادارہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔

دارالعلوم فیض عام: امام القراٌ حضرت مولانا قاری رحیم بخش پانی پتیؒ کے فرزند نسبتی حضرت مولانا قاری سیّد احمد رضا شاہ مدظلہ دارالعلوم فیض عام کے مہتمم اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سمندری کے امیر ہیں۔ عصر کی نماز حضرت قاری صاحب مدظلہ کے ہاں پڑھی اور ان سے دعائیں لیں۔ حضرت قاری صاحب ہزاروں حفاظ وقرأ کے استاذ اور پانی پتی لہجہ کے معروف استاذ ہیں۔ دارالعلوم میں سینکڑوں طلبہ زیر تعلیم ہیں، جہاں قرآن حفظ و ناظرہ، تجوید وقرأت کی تعلیم دی جاتی ہے، وہاں درجۂ کتب میں بھی دسیوں طلبہ زیر تعلیم ہیں۔

چک نمبر ۴۸۱ گ ب میں جلسہ: سمندری کے مضافات میں ٹوبہ روڈ سے چند کلومیٹر جنوب کی طرف یہ چک واقع ہے۔ چک کو قائم ہوئے ایک صدی مکمل ہو رہی ہے اور تقریباً ایک سو سال سے جامع مسجد قائم ہے، جس کی تعمیر و توسیع ۱۹۹۹ء میں دوبارہ ہوئی، جامعہ امدادیہ فیصل آباد کے فاضل اور شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر احمدؒ کے شاگرد رشید مولانا عبدالمجید وٹو ۱۹۹۵ء سے امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں، ان کی استدعا پر مقامی امیر قاری محمد یونس مدظلہ نے ۱۲؍اکتوبر مغرب کی نماز کے بعد جلسہ کا اہتمام فرمایا، جس میں سمندری سے قاری محمد یونس، مولانا فرید اللہ اور دیگر احباب خصوصیت سے شریک ہوئے مولانا محمد خبیب ضلعی مبلغ اور راقم کے بیانات ہوئے۔ اس چک کو اعزاز حاصل ہے کہ میرے دادا پیر مفتی اعظم مولانا مفتی عبدالستارؒ صدر مفتی جامعہ خیرالمدارس ملتان یہاں کچھ عرصہ زیر تعلیم رہے، بلکہ قرآن پاک کی تعلیم یہیں سے حاصل کی۔

قاری امجد اقبالؒ کی قبر پر فاتحہ خوانی: قاری امجد اقبالؒ دارالعلوم فیصل آباد کے فاضل اور مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کے فرزند نسبتی تھے، مجلس کے ساتھ خصوصی لگاؤ تھا، انہوں نے ٹوبہ روڈ پر دارالعلوم الاسلامیہ کے نام سے ادارہ قائم کیا۔ ۲۰۰۰ء میں ادارہ میں تدریس کا آغاز کیا، کچھ عرصہ پہلے انہوں نے ختم نبوت کورس بھی منعقد کرایا۔ جس میں ہمارے مبلغ مولانا محمد خبیب سلمہ نے مختلف موضوعات پر لیکچر دیئے۔ کورس میں دسیوں طلبہ و طالبات نے شرکت کی۔ تقسیم انعامات کی تقریب میں راقم کو بھی شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ موصوف ۳؍جولائی ۲۰۱۹ء کو رحلت فرمائے عالم جاودانی ہوئے۔ ان کی قبر پر حاضری، فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت کی گئی۔ سمندری سے سفر کر کے رات کا قیام و آرام جامع مسجد بلال غلہ منڈی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کیا۔ ۱۳؍نومبر کو صبح کی نماز کے بعد ملتان کے لئے عازم سفر ہوئے۔

☆☆..................☆☆

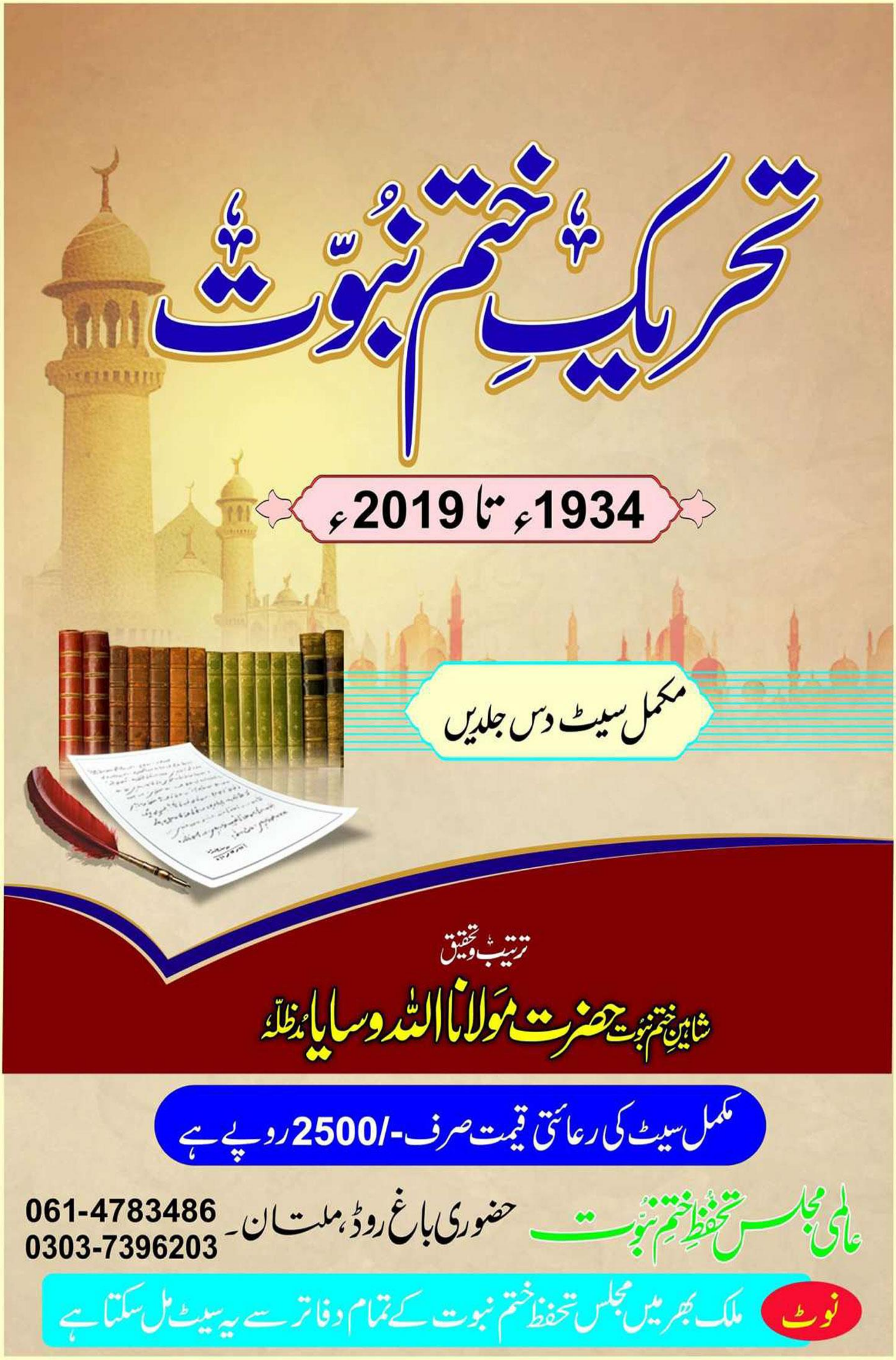
تحریکِ ختمِ نبوّت
1934ء تا 2019ء
مکمل سیٹ دس جلدیں
ترتیب وتحقیق
شاہینِ ختمِ نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مُدظلہ
مکمل سیٹ کی رعائتی قیمت صرف -/2500 روپے ہے
عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان۔
061-4783486
0303-7396203
نوٹ
ملک بھر میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دفاتر سے یہ سیٹ مل سکتا ہے